# سيرة الأبدال

مع اردو ترجمہ


المؤلف

میرزا غلام احمد قادیانی

مجدد صد چہاردہم


CamScanner

CamScanner

# سيرة الأبدال

مع اردو ترجمہ

المؤلف

میرزا غلام احمد قادیانی

مجدّد صد چہاردہم



احمدیہ انجمن لاہور

جملہ حقوق مؤلف محفوظ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | **سیرۃ الابدال** |
| ناشر | : | دار الکتب علمیہ، 5 عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور |
| باہتمام | : | احمدیہ انجمن لاہور |
| طبع | : | اوّل |
| تعداد | : | 100 |
| مقام اشاعت | : | 5۔عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور |

اس کتاب کی طباعت کے تمام اخراجات
فاروقی سلیمہ ٹرسٹ نے ادا کیے ہیں۔ (برائے مفت تقسیم)

CamScanner

اس کتاب کی طباعت کے تمام اخراجات

# فاروقی سلیمہ ٹرسٹ

نے ادا کیے ہیں

قرآنِ کریم کے عشق اور انسانی ہمدردی میں مخمور، جناب نصیر احمد فاروقی مرحوم و مغفور جماعتِ احمدیہ لاہور کے احباب میں اپنے روح پرور درُوسِ قرآن کے حوالے سے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ یہ درُوس وہ عمر بھر اپنی رہائش گاہ یا جماعت کے مراکز میں دیتے رہے۔ اس سلسلہ میں ان کی اہلیہ بیگم سلیمہ فاروقی مرحوم مغفورہ کا جذبہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ ان دونوں نے اپنے پیچھے ایک ایسا ورثہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا جس سے جماعت کو اسلام کے پیغام کو دنیا کے دور دراز کونوں تک پہنچانے کے کام میں مسلسل امداد ملتی رہے۔ اس مقصد کو مدِّنظر رکھتے ہوئے محترم فاروقی صاحب نے اپنی تمام غیر منقولہ جائیداد وقف کر کے فاروقی سلیمہ ٹرسٹ کی بنیاد رکھی اور اسے احمدیہ انجمن لاہور کی نگرانی میں دیا تاکہ اس کے فلاحی اور دینی کاموں، خاص طور پر قرآنِ کریم اور دیگر دینی کتب کی طباعت کے لیے مسلسل سرمایہ فراہم ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اس نیک کام کا اجر دے اور جنت الفردوس میں ان کے لیے درجات بلند کرے۔ آمین!

(غیر کاروباری مقاصد اور مفت تقسیم کے لیے)

CamScanner

قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

CS CamScanner

# پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو سب سے پہلے اسماء سکھائے۔﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾
یہ اسماء زبانوں کا علم ہے جو انسانوں کو عطا کیا گیا۔ یہ خدا کی کائنات کی خوبصورتی ہے کہ اس نے جس طرح دنیا کے کونے کونے کو مختلف رنگوں، مزاجوں اور ثقافتوں سے مزّین کیا ہے اُسی طرح خدا نے انسانوں کو مختلف زبانیں سکھائیں اور ہر زبان کو ایک خاص تاثیر اور چاشنی عطا کی ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے کہ اس نے ہر زبان اور ہر دور میں ایسے اہل قلم اور صاحبان علم و عرفان پیدا کیے جنھوں نے اپنی تحریرات اور تصانیف سے انسانی شعور کو جلا بخشی۔ اگرچہ جس جگہ اور جس ماحول میں انسان پیدا ہوتا ہے اور جس مادری زبان سے وہ ماں کی گود میں روشناس ہو جاتا ہے اس زبان میں اپنے خیالات کو بیان کرنا اور انہیں تصانیف کی صورت میں ڈھالنا قدرے آسان ہوتا ہے۔ تاہم یہ بھی جانفشانی اور عرق ریزی کا کام ہے جو ہر ایک انسان کے حصے میں نہیں آتا۔

مگر کسی انسان کا اپنے علاقائی اور اپنی مادری زبان کے علاوہ کسی ایسی زبان پر عبور حاصل کر لینا اور پھر اس میں گراں قدر تحریرات انسانوں کی اصلاح اور فلاح کے لیے لکھنا کوئی سہل امر نہیں۔ اور کسی اجنبی زبان میں ایسا ادبی کام سرانجام دینا جو اہل زبان کو بھی

ورطۂ حیرت میں ڈال دے تو یہ کسی معجزہ سے کم نہیں ہوتا۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب رحمہ اللہ کی یہ کتاب ''سیرت ابدال'' بھی ایسی معجزاتی تحریرات میں شامل ہے جسے انہوں نے عربی زبان میں تحریر کیا۔ یہ کتاب ایسی فصیح وبلیغ عربی زبان میں لکھی گئی ہے کہ قارئین کو اسے سمجھنے کے لیے لغت کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ابدال اور صالحین کی چند علامات بیان کی ہیں جنہیں پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان ان علامات کی ایک رمق بھی حاصل کر لے تو فلاح پا جائے گا۔

اس کتاب کے مشکل الفاظ کو سمجھنے کے لیے اس خاکسار نے یہ کتاب دمشق کے عربی زبان کے ایک ماہر استاد کو دی کہ وہ اس کے ترجمہ میں مدد کر سکے۔ انہوں نے کتاب کے صرف چند اوراق پڑھنے کے بعد فرمایا کہ ''یہ کتاب کہاں سے اٹھا لائے ہو؟ یہ تو کوئی پرانے عربی مخطوطات ہیں اور ان کا ترجمہ کرنا آسان نہیں۔'' مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ابو محمد احمد صاحب کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اس کتاب کے ترجمے کے کام کو سرانجام دینے میں اپنی خداداد صلاحیتوں کا استعمال کریں۔ اس کتاب کے ترجمہ کی ساری خوبصورتی اور اصل روح ابو محمد احمد صاحب کی ہے۔ اس خاکسار نے تو محض نوک پلک سنوارنے میں کچھ وقت صرف کیا ہے۔ اس ترجمہ میں اگر کوئی کمی اور خامی ہے تو اِسے اس خاکسار کی کم علمی اور عدم توجہی تصور کی جائے۔ وگرنہ مصنف نے عربی زبان میں اس کتاب کو جس مقصد کے لیے اور جس انداز میں تحریر کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

میں امیر جماعت احمدیہ لاہور محترم ڈاکٹر عبدالکریم سعید صاحب کا شکر گذار ہوں

CamScanner

کہ جن کی مسلسل حوصلہ افزائی اور سرپرستی اس کام میں شامل حال رہی۔ محترم ابومحمد احمد صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جانفشانی سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ میں محترم عثمان احمد صاحب لائبریرین صالحہ ظہور احمد لائبریری کا بھی ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت اس کتاب کی عربی اور اردو پروف ریڈنگ کرنے میں قابل قدر خدمت سرانجام دی۔

میں محترمہ ثمینہ ملک صاحب کا بھی خاص شکرگذار ہوں کہ جن کی بدولت مجھے عربی زبان سیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس لمحے ملک اعزاز الٰہی صاحب مرحوم بھی آنکھوں کے سامنے ہیں جنہوں نے اس سے قبل پانچ کتابوں کے تراجم کرنے میں ہر طرح کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ ان کی روح آج بھی اس احسن کام میں شامل حال ہے۔

میں اپنی والدہ محترمہ کا احسان مند ہوں کہ ان کی دعاؤں نے ہی اس کام کو سرانجام دینے میں بطور ایندھن کے کام کیا۔ اور جس دن اس ترجمہ کا کام مکمل ہوا اس دن وہ خانہ خدا میں عمرہ کی سعادت حاصل کر رہی تھیں۔ میں اپنی زوجہ محترمہ عنبرین عزیز کا بھی تہہ دل سے شکرگذار ہوں کہ جس کی مدد اور تعاون ہر لمحے اس کام میں شامل حال رہی۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرماتا رہے۔

مگر اس لمحے جس انسان کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی ہے وہ میرے استاد محترم قاضی عبدالاحد صاحب مرحوم و مغفور کی ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ کے لیے جوں ہی قلم ہاتھ میں لیتا تو قاضی صاحب مرحوم کا پرنور چہرہ اور ان کا جوش آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا۔ اس سے قبل ہم دونوں نے پانچ کتابوں کا ترجمہ ان کی دن رات کی محنت شاقہ سے مکمل

CamScanner

کیا۔کسی لفظ کے ترجمہ کرنے یا سمجھ نہ آنے کا مرحلہ آ تا تو قاضی صاحب مرحوم اس وقت تک بے چین رہتے جب تک اس کی تہہ تک نہ پہنچ لیتے۔ایک دفعہ تو رات گئے میرے پاس آئے کہ کسی لفظ کی اصل تک وہ پہنچ گئے تھے۔یاد یں ہیں کہ تھمنے کا نام نہیں لیتیں۔اللہ تعالیٰ ان کی پارسا روح کو جنت کے اعلیٰ ترین مقامات عطا فرمائے۔

آخر میں گذارش ہے کہ اس کتاب کو تعصب کی آنکھ سے نہیں دل کی آنکھ سے پڑھیں اور یہ نہ دیکھیں کہ کس نے لکھی ہے۔اس سوچ کے ساتھ پڑھیئے کہ کیا لکھا ہے۔تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ اس کتاب کی روح سے ضرور مستفید ہوں گے۔

والسلام

خاکسار

عامر عزیز

CamScanner

# حرفِ اوّل

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جب سے جماعت احمدیہ لاہور کی قیادت کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی گئی تب سے جماعت کے افراد علمی اور ادبی سرگرمیاں پوری کوشش اور محنت سے سرانجام دے رہے ہیں۔ میرے نزدیک اہم ترین کام تراجم قرآن ودیگر کتب کا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں خاطر خواہ کامیابی عطا فرمائی۔ مگر سب سے اہم کام حضرت امام زماں کی عربی کتب کے تراجم کا تھا جو باوجود گذشتہ کئی دہائیوں سے مکمل نہ ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ نے مرحوم قاضی عبدالواحد صاحب اور عامر عزیز صاحب کو یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے قاضی صاحب مرحوم کی وفات تک پانچ کتب کا ترجمہ کا کام سرانجام دیا۔ آج ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ نے عامر عزیز صاحب اور ابو محمد احمد صاحب کو یہ اعزاز بخشا جنہوں نے حضرت امام الزماں کی ایک اور کتاب ''سیرت الابدال'' کا عربی سے اردو ترجمہ کا کام مکمل کیا۔ یہ یقینا داد کے مستحق ہیں کہ حضرت صاحب کی ایک اور کتاب کو اردو زبان بولنے اور لکھنے والوں کے لیے ترجمہ کی صورت میں پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کارِخیر کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کتاب سے نہ صرف احباب جماعت مستفید ہوں گے بلکہ ہر انسان جو علم اور کتاب سے لگن رکھتا ہے وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔

ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا

صدر وامیر جماعت احمدیہ لاہور

# عرضِ مترجم

[إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلىٰ رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کے سر پر میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں مجددین کا سلسلہ چلتا رہے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ سلسلہ امتِ محمدیہ میں جاری وساری ہے۔ ہر صدی میں مجددین اشاعت اسلام کے لیے احسن طریق سے کام سرانجام دیتے رہے۔ تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کی جائے تو یہ مجددین روشن ستاروں کی مانند نظر آتے ہیں اور ہر ایک ستارے کی روشنی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ چودھویں صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد علیہ الرحمہ انہی ستاروں میں سے ایک روشن ستارہ ہیں جنھوں نے اشاعت اسلام کے لیے ہر جہت سے کام کیا۔ آپ نے جہاد بالقلم کے ذریعے دفاع اسلام کے لیے بے حد کام کیا اور مخالفین اسلام کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ خدا تعالی نے اپنے فضل سے آپ کو کئی ایک زبانوں پر عبور عطا کیا تھا۔ اُردو عربی اور فارسی زبانوں میں آپ نے اشاعت اسلام کے لیے، آپ نے نثر اور نظم میں اپنی علمی تحریرات سے دین اسلام کے

لیے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچے کیونکہ آپ کا مشن اسلام کی اشاعت تھا دین اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا تھا۔ اس کوشش کے لیے آپ نے کئی ایک زبانوں میں کتب تصنیفات کیں۔

آپ نے اپنی جماعت کے لوگوں سے کہا کہ آپ کی یہ خواہش ہے کہ دین اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچے۔ اس کوشش کے لیے آپ نے خود بھی کام کیا اور اپنی جماعت کو بھی اس کام کے لیے ہدایات جاری کیں کہ جہاں تک ہو سکے اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤ۔ آپ نے عربی زبان میں بہت ساری کتابیں لکھیں۔ اب جب کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس بات کی ضرورت تھی کہ عربی کتب سے عجمی لوگ بھی مستفید ہوں تو عربی کتب کے تراجم کے لیے ہماری جماعت ایک طویل عرصے سے کوشش کر رہی تھی۔

ہر ایک کام کے لیے خدا تعالیٰ نے کسی خاص شخص کو چنا ہوتا ہے اسی طرح عربی کتب کے اردو ترجمے کے لیے خدا تعالی نے عامر عزیز صاحب کو توفیق عطا کی۔ عامر عزیز صاحب کی پرورش کیونکہ محترم عبدالعزیز صاحب ان کے والد گرامی نے کی جو کہ انتہائی مخلص احمدی تھے اور جماعت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا جماعت کا خادم ہو اور اشاعت اسلام کے لیے کام کرے۔ عامر عزیز صاحب نے ان کی خواہش کے عین مطابق دین اور دنیا کی تعلیم سے بہرہ وَر ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے جامعۃ الازہر سے عربی زبان سیکھی۔ اور پھر اپنی ان خوبیوں کو جو خدا تعالیٰ نے آپ عطا کیں جماعت کی خدمت میں صرف کر دیا۔ آپ جیسے ہی مصر سے واپس آئے آپ نے حضرت صاحب کی عربی کتب کو اُردو میں ترجمہ کرنا شروع کیا۔ اس کے لیے آپ کی خاص معاونت محترم قاضی عبدالاحد صاحب جو کہ

استاذ العلماء کہلانے کے حقدار ہیں نے کی۔ اُن کی کاوش سے اور عامر صاحب کی خواہش اور محنت سے اللہ کے فضل سے کئی ایک کتابوں کا اُردو ترجمہ ہوا۔ ایک طویل عرصے سے یہ کام رکا ہوا تھا اب دوبارہ عامر عزیز صاحب نے اس بات کا احساس دلایا کہ ہمیں یہ کام جاری رکھنا چاہیے ۔ اس لیے انہوں نے حضرت صاحب کی ایک نہایت علمی تصنیف **سیرۃ الابدال** کے ترجمے کا کہا۔ اس کے لیے میں نے تھوڑی سی کوشش کی جس کو عامر صاحب نے بخوبی سنوارا اور نکھارا۔ ہر لحاظ سے اس کتاب کی نوک پلک کو دیکھا اور اس کے پیراگراف کو خوبصورت بنایا۔ اور اس کی اُردو کو احسن طریقے سے ترتیب دیا۔ خدا اللہ تعالی نے محترم عامر صاحب کو بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہے۔ آپ مقرر بھی ہیں، تحریر بھی خوبصورت لکھتے ہیں۔ نثر میں اور نظم میں بھی آپ اپنے کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے علم میں اور آپ کی عمر میں برکت دے تاکہ آپ اسی طرح جماعت کی خدمت کرتے رہیں۔ ہم جو بھی جماعتی کام کرتے ہیں اس کا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی رضا اور رحمت حاصل کرنا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ہمارے اس کام سے جماعت مستفید ہو۔ احبابِ جماعت نے ہمیشہ ہمارے وہ کام جو ہم اشاعت اسلام کے لیے کرتے ہیں اسے پسند کیا۔ اور بالخصوص حضرت امیر قوم جو ہمت اور حوصلہ بڑھاتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ قرآن کریم سے محبت کیونکہ آپ کو ورثہ میں ملی آپ قرآن کریم حدیث نبوی اور حضرت صاحب کی کتب پر کام کو پسند فرماتے ہیں۔ آپ نے ہمیشہ میرے ہر کام کو سراہا اور ایسے حوصلہ افزا الفاظ کہے کہ اس حوصلہ افزائی کی وجہ سے ہمیشہ آگے کام کرنے کا حوصلہ ملا اللہ تعالیٰ ان کا سایہ شفقت ہمارے سروں پہ ہمیشہ قائم رکھے۔ (آمین!)

ابومحمد احمد

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلي على رسوله الكريم

أيها الناس إني أذكركم ما أوحي إلي من رب العالمين إني أمِرت من الرحمن فأتوني بأهلكم أجمعين وأعطيت الحِكم من السماء، ولا دجالٍ ولا رقينٍ.

انحطّت لي الملآئكة من الخضرآء إلى الغبرآء وجعلت قاديان كالقادسية وبلدها الأمين. وعصمني ربّي من شر الرُّضع وجعلني من العالين. وشَنصتُ به كل الشَّنوص وحل لحمي عن أوصاله للحِبِّ القرين. فلا أخاف مُمشِّنًا بعده ولا أرْعَنَ العِدا بما قام لي ربّي كالمداكئين. وإني أتَّبِع وحيه على البصيرة وما ارتثاء عليَّ أمري

بسم الله الرحمن الرحیم
نحمده ونصلي على رسوله الكريم

اے لوگو! میں تمہیں وہی نصیحت کرتا ہوں جورب العالمین کی طرف سے میری طرف وحی کیا گیا ہے۔ بیشک میں رحمان کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ پس تم سب بمع اہل وعیال میرے پاس آؤ۔ اور مجھے آسمان سے حکمتیں عطا کی گئیں ہیں نہ میں دجال ہوں اور نہ ہی غلام۔

فرشتے میرے لیے آسمان سے زمین پر اتارے گئے اور قادیان کو پاک اور امن والا شہر بنایا گیا۔ میرے رب نے مجھے شریر لوگوں کے شر سے بچایا اور مجھے عالی مرتبت بنایا۔ میں اللہ کی ذات میں مکمل فنا ہو گیا اور میری ذات کا ذرہ ذرہ اس محبوب خدا کے وصل میں تحلیل ہو گیا۔ پس مجھے اس کے بعد کسی جاہل دشمن کا کوئی خوف نہ رہا کیونکہ میرا رب میرے لیے محافظوں کی طرح کھڑا ہے۔ اور میں اس کی وحی کی علی وجہ البصیرت پیروی کرتا ہوں اور مجھ پر میرا معاملہ بالکل بھی مشتبہ نہیں اور نہ میں مفتریوں میں سے ہوں۔ اور

وما كنت من المفترين. ولا أُرْغِنُ إلىٰ من خالف الحق وأرى الوجه كالضنين. ولا أبالي أحدا من العِدا، ولو خوّفني بخوفٍ أدْفٰى ولا أحضره كالمتزأزئين.

میں حق کے مخالفین کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتا اور نہ ہی میں انہیں بخیل کی طرح حسرت بھری نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں دشمنوں میں سے کسی کی پرواہ نہیں کرتا خواہ وہ مجھے ہلاک کر دینے والے خوف سے ڈرائیں اور نہ ہی میں بزدلوں کی طرح اُن کا سامنا کرتا ہوں۔

وليست الدنيا عندي إلا كجَهْبَلَةٍ إذا جَرْشَبَتْ ثم ما تَبَعَّلَتْ فَبَذَأها بعلها وبَذَأ رُؤسها ودَقْشَها ونَزَّر أمرها وحَسِبها بئس القرين.

یہ دنیا میرے لیے کچھ بھی نہیں سوائے اس عمر رسیدہ عورت کی طرح جو اپنی رعنائی کھونے کے ساتھ ساتھ خاوند کی نافرمان بھی ہو۔ پس اس کا خاونداس سے سخت بے زار ہو اور اس کے اترانے اور بناؤ سنگار سے اسے سخت نفرت ہو اور اسے حقیر سمجھے اور اسے بدترین ساتھی خیال کرے۔

ومن افتتح سورة النور والفاتحة والمائدة فسَجَّلها وتدبَّرها كالطالبين، وانتقل من غَلَلٍ إلىٰ غَمْرٍ هو تحته، وأذابَ فَهْمَه ورَعْبَلَ وجوده، وتجنَّب الصِّلال وما قنع على مِمْكَلٍ وما هاب شَزَنًا وما لغب في ابتغاء مآءٍ معين. فيشاهد صدق ما ادَّعيتُ. ويرى ما رأيتُ

جس انسان نے سورۂ نور اور فاتحہ اور المائدہ کو کھولا اور انہیں غور سے پڑھا اور طالب حق کی طرح ان پر تدبر کیا اور جو پانی کی ظاہری سطح سے اتر کر گہرائی میں داخل ہوا اور اپنی فہم وفراست کو سیراب کیا اور اپنے وجود کو اس میں فنا کر دیا اور کم علمی سے چھوٹے تالاب پر قناعت نہ کی اور جو علم کے شیریں چشمے کی تلاش میں مشقت کی پرواہ نہ کرے، اور نہ ہی کوئی سستی کرے تو وہ میرے دعویٰ کی صداقت کو پالے گا۔ وہ سب کچھ

CamScanner

ويكون من المستيقنين.

دیکھ لے گا، جو میں نے دیکھا اور وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔

وإني أنا المسيح الموعود، وأنا الذي يدفو ويجود، ويستقري التقيَّ الذي يبغى الحق ويَرُوْدُ، فبُشرٰى للمتقين. ان التُّقات ليس بهَيْنٍ، ووالله إنها تُضاهي الحَيْن. ومن آثر التقات فهو ظأب رجل آثر الممات وهي عقبة كَئُودٌ أيها الفتيان، وهي الموت المحرق بالنيران، ثم هي الطرف الموصل إلى الجنان.

اور بلا شک میں ہی مسیح موعود ہوں، اور میں ہی وہ ہوں جس نے ہلاک (دجال) کرنا تھا اور جود و سخا کو عام کرنا تھا۔ اور میں وہ شخص ہوں جو حق کے متلاشی متقی انسانوں کو ڈھونڈ کر اکٹھا کروں گا۔ پس خوشخبری ہے متقیوں کے لیے۔ یقینا تقویٰ کی راہ آسان نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ تقویٰ ہر لمحے کی قربانی مانگتا ہے۔ جو شخص تقویٰ کو ترجیح دیتا ہے گویا اس نے زندگی پر موت کو ترجیح دی۔ اے نوجوانو! یہ تقویٰ ایک دشوار گذار گھاٹی ہے۔ یہ آگ کی طرح جلانے والی موت کے مترادف ہے۔ پھر یہی تقویٰ جنت کے باغات تک پہنچانے والا ہے۔

أتحسب كم أمْتُ بينها وبين حِمام الإنسان. إذا بلغت منتهاها واستوعبتها فهي الموت عند أهل العرفان. إن التقيَّ لا يخاف لَجَبَ الشيطان، ويحسب انثعابَ دمه في الله كشرابٍ مُشَعْشَعٍ بالثّعْبان. وللاتقياء

کیا تو جانتا ہے کہ جنت اور انسان کی موت میں کتنا فاصلہ ہے؟ جب انسان تقویٰ کی انتہا کو پہنچ جائے اور اس کا کمال حاصل کر لے تو اہل عرفان کے نزدیک یہی موت ہے۔ بے شک متقی شیطان کے شور و غوغا سے نہیں ڈرتا۔ اور وہ اللہ کی راہ میں اپنا خون بہانے میں ایسا لطف پاتا ہے جیسا کہ صاف ٹھنڈا پانی پینے سے حظ اٹھاتا ہے۔

CS CamScanner

علامات يُعرَفُون بها، ولا وَلِيَّ إلا التَّقِيَّ يا فتيان. منهم قوم يُرسَلون لإصلاح الناس عند مفاسد الخنَّاس من الله الرحمن.

**فمن علاماتهم** أنهم يُبعثون عند ظلام يُحيط الزمان، ويظهرون إذا قَلّ الكرام والكرائم، وتأجّلت الخنازير والبهائم، وكثر رجالٌ يُبَغْسِلُون، وقلَّ قوم يَتَهَجَّدُون، وبقي الناس كَحَسْكَلٍ لا يعلمون ولا يعملون. وفسد الزمان وأهلك كُمَّلًا، وما ولد إلا زُعْبَلًا. ونَزَفَت عين السمآء وما ازْمَهَلَّت وصارت الأرض جدبة وما أبقلت. أو صار الناس كمثل رجلٍ له جعندل ولا يأتبل وعنده كحل ولا يكتحل. وما لواعن الحق كل الميل فحفل الوادي بالسيل يُجائيون الجدب

اے نوجوانو! متقیوں کی کچھ ایسی نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ بغیر تقویٰ کے کوئی ولی نہیں ہوسکتا۔ اللہ الرحمن کی طرف سے شیطان کے فساد کے وقت انہی میں سے لوگوں کی اصلاح کے لیے ایک قوم بھیجی جاتی ہے۔

ان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں مبعوث کیے جاتے ہیں جب جہالت پورے زمانے کو گھیر لیتی ہے۔ جب شریف لوگ اور شرافت نایاب ہوجائے تو یہ ان کے ظہور کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت خنزیر صفت انسانوں اور درندوں کی کثرت ہوتی ہے۔ شہوت کے رسیا لوگوں کی کثرت ہوجاتی ہے اور تہجد گذار کم ہوجاتے ہیں۔ اور صرف بے کار لوگ باقی رہ جاتے ہیں جن کا نہ کوئی علم ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی عمل۔ اور زمانے میں فساد برپا ہوجاتا ہے اور اہل کمال ہلاک ہوجاتے ہیں۔ نئی نسل بھی روحانیت کے ثمر سے عاری پیدا ہوتی ہے۔ آسمان کی آنکھ بھی خشک ہوجاتی ہے اور روحانی پانی نہیں برساتی اور زمین بنجر ہوجاتی ہے اور اس پر کوئی سبزہ نہیں اُگتا۔ اور لوگوں کی حالت ایسے شخص کی طرح ہوجاتی ہے جس کے پاس قوی اونٹ ہو مگر وہ اس پر سوار نہ ہوسکے۔ اس کے پاس سرمہ تو موجود

ويزيلون الودب ويحشئون الشيطان ويرفئون ما اخرورق وينوّرون الزمان.

**ومن علاماتهم** أنهم قوم لا يجدون أحدا يأخذ جلالتُه بقلوبهم، ولا يعُدُّون كدودةٍ من لم يتطأطأ ولم يغترف من شُئْبُوبِهم. ويقعون في اُلهانيَّة الرب ويؤثرونه في جميع اُسلوبهم.

وينصرون من ناء به الحِمْلُ ويُدركون من هَوٰى بوُظُوبِهم. لا يأخذهم اَفْكَلٌ أمام أحد من الأمراء، ويألون في سبيل الله الذي أشرَطَهم عند فساد الزمان وشيوع الأهواء، وما يحملهم على ذلك إلا مواسات الناس وأمر

ہو مگر اسے لگا نہ سکے۔ لوگ حق سے مکمل طور پر دور ہو جاتے ہیں اور (انسانوں کی) وادی معصیت کے سیلاب میں بہہ جاتی ہے۔ اولیاء اللہ اس قحط سالی کے وقت ظاہر ہوتے ہیں اور اس بدحالی کو دور کرتے ہیں۔ وہ شیطان کو تیر سے گھائل کرتے ہیں اور ہر پھٹی چیز کو پیوند لگاتے ہیں اور زمانے کو ایمان سے منور کر دیتے ہیں۔

اور ان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ ان کے دل کسی کے جلال سے مرعوب نہیں ہوتے۔ وہ ان لوگوں کو ایک کیڑے کے برابر بھی نہیں سمجھتے جو ان کے فیوض سے مستفید نہ ہوں اور نہ ہی ان کی اطاعت کریں۔ وہ رب کی اُلوہیت میں مگن رہتے ہیں اور اپنے ہر کام میں اسے ہی ترجیح دیتے ہیں۔

وہ ان لوگوں کی مدد کرتے ہیں جنہیں بوجھ نے جھکا رکھا ہو۔ وہ اپنی توجہ خاص سے گرے ہوئے لوگوں کو اُٹھاتے ہیں۔ اور وہ صاحبانِ امر کے سامنے حق بیان کرتے ہوئے ہرگز نہیں ڈگمگاتے۔ وہ صرف اسی اللہ کے سامنے گریہ کرتے ہیں جس نے انہیں فساد اور ہوا وحرص کے زمانے میں بھیجا اور وہ ایسا صرف اور صرف عوام الناس کی

حضرة الكبرياء.

**ومن علاماتهم** أنه إذا اسْتَشَنَّ ما بينهم وبين ربّهم الجواد فيبلّلونه بالإحسان على العباد، ويطيرون إلى العُلىٰ ولا يُدَثّنون، ويُسْقَون شرابًا لا يهذرون به ولا يُصَدَّعُون، ويقولون هل من مزيدٍ ولا يقنعون.

ولا تُفْهم أسرارهم بما دَقَّتْ كأنهم يَرطُنون. ويُكْفئُون نفوسهم مما لا يرضى به ربّهم وعلى الحق يثبتون. ولو أحرقوا لا يُبَرْقلون، ولا يكفرون بالحق ولو يُبَزِّلُون ولا يَتَبَسَّلُ وجوههم بما أصابتهم مكاره وعلى الله يتوكلون. ويحسبون الدنيا كَحَسْكَلٍ فلا يتوجهون.

ہمدردی اور حکم الٰہی کی وجہ سے کرتے ہیں۔

ان کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب اُن کا تعلق اپنے سخی رب سے کمزور پڑنے لگے تو وہ خدا کے بندوں سے نیکی اور اچھائی کر کے اس تعلق کو پھر سے مضبوط کر دیتے ہیں۔ پھر وہ اعلیٰ مقام کی طرف پرواز کرتے ہیں اور معمولی پرواز کے بعد بیٹھ نہیں جاتے۔ انہیں ایسا جام پلایا جاتا ہے جو انہیں یاوہ گوئی سے بچاتا ہے اور انہیں اُکتاہٹ محسوس نہیں ہونے دیتا اور پھر وہ اسی پر قناعت نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کیا کچھ مزید بھی ہے؟

ان کے دقیق اسرار کا فہم آسان نہیں، گویا کہ وہ خیالی باتیں کر رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہر اس چیز سے دور رکھتے ہیں جس سے ان کا رب راضی ہو اور وہ حق پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ وہ جھوٹ نہیں بولتے خواہ انہیں آگ میں جلا دیا جائے۔ اور نہ ہی وہ حق کا انکار کرتے ہیں خواہ ان کا جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ وہ اللہ کی راہ میں ہر تکلیف خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں اور صرف اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔ وہ دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے مگر ایک بیکار چیز اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

CS CamScanner

**ومن علاماتهم** أنّهم يُنبّئُون بإقبالهم قبل وجود الأسباب المادِيَّة، ويبشّرون بنصرٍ من الله في أيام اليأس وإعراض النّاس وفقدان الوسائل المعتادة في هذه الدنيا الدنيّة، حتى إن السفهآء يضحكون عليهم عند إظهار تلك الأنباء، ويحسبونهم مجانين هاذرين أو مُفترين لتحصيل الأهواء، ويسعون كل السعي ليعدموهم ويجعلوهم كالهَبآء. فينزل أمر الله من السمآء ويُقعدون في حجر عناية حضرة الكبرياء، ويُمَزَّقُ كلما نسج العِدا من التكبّر والخيلاء، ويُقضَى الأمر ويُغاضُ سيل الفتن وتُجْعَلُ خاتمة أمرهم فوز المرام مع الغلبة والعزَّة والعلاء.

ان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ ان کی قبولیت کی خبر انہیں مادی اسباب کے پیدا ہونے سے قبل دے دی جاتی ہے۔ انہیں اس حقیر دنیا میں مایوسی کے عالم میں لوگوں کی بے توجہی اور وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود اللہ کی طرف سے نصرت کی خوش خبری دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بے وقوف لوگ ان کی ان خبروں پر ٹھٹھہ کرتے ہیں اور وہ انہیں مجنون سمجھتے ہیں جو بے پر کی اُڑاتا ہے اور اپنی خواہشات کی خاطر افترا کرنے والا سمجھتے ہیں۔ دنیا دار لوگ پوری کوشش کرتے ہیں کہ انہیں مٹا ڈالیں اور غبار کی طرح اڑا دیں۔ پس ایسے وقت میں اللہ کا حکم آسمان سے نازل ہوتا ہے اور وہ اللہ کی خاص عنایت میں اس کی آغوش میں بٹھا دیے جاتے ہیں۔ اور ان کے دشمنوں کے تکبر اور نخوت کے بُنے جال ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاتے ہیں۔ اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور فتنوں کا سیلاب خشک کر دیا جاتا ہے۔ ان کے کام آخر کار کامیابی سے ختم ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ انہیں غلبہ اور عزت اور بلندی عطا کی جاتی ہے۔

**ومن علاماتهم** أنك تراهم في سُبُل الله مسارعين

ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تو دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں طاقتور اونٹنی کی

كالدِّعْكَنَة، وأما أمور الدنيا فيتزحّنون عنها ولا يؤثرونها إلا بالكراهة. ويظهر الله بهم ما صلح من أخلاق الناس وما كان كالدّآء الدفين، فيُشابهون مَطَرًا يُظْهِر خواص الأرضين: ﴿وَ الْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا﴾، كذلك ضرب الله مثلا للمؤمنين والفاسقين.

طرح بھاگتے ہیں۔ جہاں تک دنیاوی امور کا تعلق ہے وہ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے اور انہیں کراہت سے اختیار کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے عمدہ اخلاق اور ان کی برائیوں کو جو پوشیدہ بیماری کی طرح ہوتی ہیں ظاہر کر دیتا ہے۔ وہ اس بارش کی مانند ہوتے ہیں جو زمینوں کے مختلف خواص ظاہر کر دیتی ہے: ''اچھی زمین اپنے رب کے حکم سے اچھی فصل اُگاتی ہے اور بنجر زمین صرف ردی پیدا کرتی ہے۔'' اللہ تعالیٰ ایسے ہی مومنوں اور فاسقوں کی مثال بیان کرتا ہے۔

**ومن علاماتهم** أنك تجدهم كرجلٍ رَزِين، وعَمُود رَصِين، وتاجرٍ هو بَدْءُ زَخْنَتِه وقَيْلُ المعاصرين، ويزجّون عيشتهم في حَذَلٍ وأَنِيْنٍ، ويبيتون لربهم قائمين وساجدين، ويجتنبون حِظْلَ الشهوات ويعبدون ربهم حتى يأتيهم يقين.

ان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ تو انہیں باوقار انسان، زیرک سپہ سالار اور ایسا تاجر پائے گا جو اپنے کارواں اور اپنے ہم عصروں کا رہنما ہو۔ وہ اپنی زندگی اللہ کے سامنے روتے گڑگڑاتے گذارتے ہیں۔ ان کی راتیں اپنے رب کے سامنے کھڑے اور سجدوں میں گذرتی ہیں۔ اور وہ حیوانی شہوات سے اجتناب کرتے ہیں اور موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

وإن التُّحوتَ إذا سبُّوا

اور جب رذیل لوگ انہیں گالیاں دیتے

CS CamScanner

وأضَبُّوا كالكلاب، وجعلوهم كأرض تحت الضباب، وجدتَهم صابرين.

ہیں اور کتوں کی طرح ان پر پل پڑتے اور انہیں دھندلائی زمین کی طرح کر دیتے ہیں تو اس حالت میں بھی تو انہیں صبر کرنے والا پائے گا۔

**ومن علاماتهم** إنّهم يُبعثون في عصرٍ ادْجَوْجَنَ، ووقت قَلَّ ثماره، وشابَهَ الْحَطَبَ المُدْرِن، وفي زمان أخذت الناس نَعْسَةٌ أُرْدُنٌّ، وبقي إيمانهم كإهانٍ ما بقي له غُصْنٌ.

اور ان کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہیں ایسے زمانہ میں مبعوث کیا جاتا ہے جب (جہالت کا) اندھیرا چھا چکا ہوتا ہے۔ اور وہ ایسے وقت میں آتے ہیں جب درختوں کا پھل کم پڑ جاتا ہے اور درخت خشک ایندھن کی طرح دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اور وہ ایسے وقت میں ظاہر ہوتے ہیں جب (جہالت کی) نیند لوگوں پر غلبہ پا لیتی ہے۔ اور ایمان اس خشک سوکھے درخت کی طرح رہ جاتا ہے جس کی کوئی شاخ باقی نہ ہو۔

وفي بُرهَة أَحْتَلَت صِبيانَها، وما كَفَلت جَوعَانَها، وفي حِين مَاطَلَ الناسُ الضَّلالُ. وقَضِمَت جواميسُ النفوس ما نَعَمَت من الأعمال، ثم هم لا يكونون دَخِنَ الخَلْقِ كالأَرْذَالِ، بل يكظمون الغيظ ويعفون عمَّن آذىٰ من الجُهَّال.

وہ ایسے دور میں مبعوث کیے جاتے ہیں جس میں بچوں کو ناقص غذا ملتی ہے اور بھوکوں کی کوئی کفالت نہیں کرتا۔ وہ ایسا وقت ہوتا ہے جس میں گمراہی لوگوں کے حواس مختل کر دیتی ہے۔ وہ ایسے وقت میں آتے ہیں جب نفسانی بھوک اچھے اعمال کو چبا ڈالتی ہے۔ پھر اس پر یہ بھی کہ یہ (اولیاء) رذیل لوگوں کی طرح بد اخلاق نہیں ہوتے اور جہلا میں سے جو انہیں تکلیف پہنچائے انہیں معاف کرنے والے ہوتے ہیں۔

CamScanner

ومع ذلك هم قومٌ شَجِعَةٌ لا يُرغِنون إلىٰ سِلْمٍ لِظُلمٍ عَتّى، ولو كانوا كباهِلٍ في موطن الوَغٰى. ويخافون رَبَّهم وعلى التقوٰى يُواظبون، وإذا مسَّهم طائف من الشيطان يستغفرون، فتُهزَم الأهوآء التي جاءت كأوشاب يَهْجُمُون، وتنزل السكينة ويفرّ الشيطان الملعون.

علاوہ ازیں وہ ایسے شجاع اور بہادر ہوتے ہیں کہ وہ ظلم کی آندھی کے سامنے سر نہیں جھکاتے خواہ وہ میدان جنگ میں نہتے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور وہ صرف اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور تقویٰ ہی ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ جب انہیں کوئی شیطانی وسوسہ آئے تو استغفار کرتے ہیں۔ پس ہر اس حیوانی خواہش کو شکست دی جاتی ہے جو ان پر اوباش نوجوانوں کی طرح حملہ آور ہوتی ہے۔ اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور لعین شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

**ومن علاماتهم** أنهم يُعرفون الرُّهْدُوْنَ، والمنافق البُهْصُل الذي يضاهي الحِرْذُون، وتجدهم كغَيْذَان في كلِّ ما يَزْكَنون، وكمثل هَصُورٍ بَيْدَ أَنَّهُم لا يفترسون، وتجد قلوبهم أغنياء، ثم يتمسكنون، ويُرْقِلون في سُبُل الله ولا يُرْكلون. وترى دموعهم مُرْمَغِلَةً لا تَرْقَأُ ولا يميلون إلى أونٍ ولا يَتَبَخْتَرُون.

ان کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے منافق جھوٹے انسان کو صاف پہچانتے ہیں۔ تُو انہیں ہر معاملے میں صاحب الرائے پائے گا۔ وہ شیر کی مانند بہادر ہوتے ہیں مگر ان میں درندگی نہیں ہوتی۔ تُو ان کے دلوں کو غنی پائے گا پھر بھی انکساری اختیار کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں کوند لگانے والے ہوتے ہیں اور انہیں ایسا کرنے کے لیے کسی کی حوصلہ افزائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تُو خشیت اللہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے گا جو تھمنے کا نام نہیں لیتے۔ اور وہ آرام طلبی کی طرف

CamScanner

مائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ اکڑ کر چلتے ہیں۔

**ومن علاماتهم** أنّ القَدَرَ يمشي إليهم على قدم المخاتَلَةِ، ويُنَبِّئُهم الله بقدره إذا قُدِّرَ عليهم نزول البليّة، ويُخْتَعِلُ إليهم الموت ولا يأتي كالحوادث المفاجئة، كأن الله يُعاف أن يهلكهم ويتردّد عند قبض نفوسهم المطمئنة.

ان کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تقدیر ان کی طرف دبے پاؤں آتی ہے اور جب کوئی مصیبت ان پر آنی مقدر ہوتی ہے تو اللہ ان کو اس کی خبر دے دیتا ہے۔ اچانک آنے والے حادثات کی طرح ان کو موت جلد نہیں آتی۔ گویا کہ اللہ ان کی روح قبض کرنے سے ہچکچاتا ہے اور ان کے مطمئنہ نفسوں کو قبض کرنے میں متردد ہوتا ہے۔

**ومن علاماتهم** أنهم يُنصرون ولا يُخْذلون، ولا يحجز هَوًى بينهم وبين ربّهم ولا يُتْرَكون، ولا يُفَارقون الحَضْرَةَ وَلَو يُخَرْذَلُون. ولا يكونون كخَرْقَآء ذات نيقَةٍ بل يُعطون العلم ويُنَوِّرون. ويُرِىَ الله بريقهم وهم لا يُرَاءُون، وفي الحسنات يتَنَوَّقون.

ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ الٰہی مدد ان کے شامل حال ہوتی ہے اور وہ رسوا نہیں کیے جاتے۔ اور کوئی خواہش ان کے اور ان کے رب کے درمیان حائل نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ بے یار و مددگار چھوڑے جاتے ہیں۔ وہ خدا کی ذات سے جدا نہیں ہوتے خواہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور نہ ہی وہ جاہلوں کی طرح شیخیاں مارتے پھرتے ہیں بلکہ انہیں علم عطا کیا جاتا ہے۔ اور وہ منور کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو چمک دکھلاتا ہے اور وہ دکھاوا نہیں کرتے۔ اور سنوار سنوار کر نیکیاں کرتے ہیں۔

وتراهم كنبات خَضِلٍ ولو

اور تو انہیں سرسبز و شاداب پائے گا خواہ

يكلمون. يُشهد لهم الأثْرَمَان أنّهم من أولياء الرحمٰن، ولو يحسبهم خَطِلٌ أنهم مُلْحِدون. وإذا ضاق عليهم أمر فإلى الله يَحْفِلُون. ولا يتركهم الله كخامل بل يُعْرَفُون في الناس ويُبَجَّلُون. ولا تراهم كأمّ خَنْثَلٍ بل هم كَبَبِّ عَبْقَرِيّ يُشاهدون. ويمشون في الأرض هونًا ولا يُخنشلون.

انہیں زخمی کر دیا جائے۔ اور دن اور رات ان کے لیے گواہی دیتے ہیں کہ وہ رحمان کے ولی ہیں بھلے احمق انسان انہیں بے دین ملحد سمجھیں۔ اور اگر کسی معاملہ میں ان پر تنگی آجائے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں گمنامی میں نہیں چھوڑتا بلکہ وہ لوگوں میں جانے جاتے ہیں اور انہیں عظمت عطا کی جاتی ہے۔ تُو انہیں کسی ڈرپوک گیدڑ کی طرح نہیں پائے گا بلکہ وہ حسین، نڈر جوان کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ وہ زمین پر انکساری سے چلتے ہیں اور بوڑھوں کی طرح لڑکھڑاتے نہیں۔

**ومن علاماتهم** أن خَنْطُوْلَةً من السفهاء يظُنُّون فيهم ظَنَّ السَّوء وهم عند الله يُبَرَّأون. لا يغتمُّون بدُؤْلُولٍ ولا هم يحزنون. وبينهم وبين الأنبياء خُثُولة يشربون مما كانوا يشربون.

ان کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ بیوقوفوں کا ایک گروہ ان کے بارے میں بدگمانیاں پیدا کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اس سب سے بری ہوتے ہیں۔ نہ وہ مصائب سے پریشان ہوتے ہیں اور نہ غمگین ہوتے ہیں۔ ان کے اور انبیاء علیہم السلام کے مابین ایک خاص تعلق ہوتا ہے۔ اور وہ اُسی روحانی پیالہ سے پیتے ہیں جس سے وہ (انبیاء علیہم السلام) پیتے تھے۔

وإذا دَبَلَتْهُم دُبَيْلَة فقاموا وإلى الله يرجعون. وينزحون ما

اور جب ان پر آزمائش آتی ہے تو وہ اس کا سامنا کرتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے

عندهم لله ولا يبخلون. يجتنبون دَحْلَةَ الدنيا ولا يقومون على حُفْرَتِها ولا يقربون. وإنهم ريابيل الله وفي أَجَمَة الغيب يُكْتَمون. ليس هَصُورٌ كمثلهم ولا بازي، يَصُولون على العدا ويمتشقون.

ہیں۔اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لٹا دیتے ہیں اور کوئی کنجوسی نہیں کرتے۔وہ دنیا کے کنویں سے اجتناب کرتے ہیں اور اس کے کنارے پر بھی نہیں کھڑے ہوتے اور نہ ہی اس کے قریب جاتے ہیں۔وہ یقیناً اللہ کے شیر ہوتے ہیں اور غیبی کچھار میں چھپائے جاتے ہیں۔ان جیسا کوئی شیر اور نہ کوئی عقاب ہوتا ہے وہ دشمنوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور انہیں تباہ کر دیتے ہیں۔

وإنهم أغصان شجرة القدس، فمَنْ هَصَرَهم يكسره الله، والذين يحصرونهم فهم في غَتْمٍ يَضْجَرُون. ولا يؤذيهم إلا مَن كان أحمق من رِجْلَةٍ وأَخْنَس من حَيَّةٍ فإنهم قومٌ يحارب الله لهم، ولا تفلح عِداهم وإن يفرّوا حتى يرتهشوا، فإنهم عارضوا الذي لا تخفى منه المجرمون.

وہ شاخیں ہوتی ہیں مقدس درخت کی جو انہیں توڑنے کے لیے جھکاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔اور وہ لوگ جو ان کا محاصرہ کرتے ہیں وہ شدید گھٹن میں خود بلبلاتے ہیں۔انہیں تکلیف نہیں دیتا مگر احمق انسان یا وہ شخص جو سانپ سے زیادہ خناس ہو۔اولیاء اللہ ایسی قوم ہیں جن کے لیے خدا خود لڑتا ہے۔ان کے دشمن کامیاب نہیں ہوتے خواہ وہ سرپٹ دوڑتے ہوئے اپنے پاؤں زخمی کر لیں۔کیونکہ انہوں نے اس ذات سے مقابلہ کیا جس سے مجرم پوشیدہ نہیں ہیں۔

**<u>ومن علاماتهم</u>** أنهم يُلقون علومَهم في قلوب قومٍ يطلبون،

ان کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے علوم صرف ان لوگوں کے دلوں میں ڈالتے

ويربّونهم كما يُزْغِلُ الطائِرُ فَرْخَه وعليهم يُشفقون، ويحفظونهم مما لا يَرصُف بهم، ويسمعون بتَحَنُّنٍ صَرْخِهم، ولا يغفلون. وإنهم رعاةٌ في الأرض إذا رأوا سِرْحانًا فبشآءِهم يَنْعِقُون. ولا يتوكلون علىٰ أنفسهم ويُسَبْحِلُون.

ہیں جنہیں حق کی طلب ہوتی ہے۔ اوران کی اس طرح تربیت کرتے ہیں جس طرح پرندہ اپنے بچوں کو دانہ ڈالتا ہے۔ اوران سے شفقت سے پیش آتے ہیں اوران کی حفاظت کرتے ہیں اُن امور سے جو ان کے لیے مناسب نہیں ہوتے۔ ان کی فریاد بڑے غور سے سنتے ہیں اوران سے غفلت نہیں برتتے۔ یہ لوگ زمین میں چرواہوں کی طرح ہوتے ہیں جب بھیڑیے کو دیکھتے ہیں تو اپنی بکریوں کو پاس بلالیتے ہیں۔ وہ اپنی ذات پر توکل نہیں کرتے بلکہ وہ (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔

ولا يعيشون كَسَبَحْلَلٍ، بل تتوالى عليهم الأحزان فهم فيها يذوبون. وتزكّٰى أنفسهم من ربهم، فتَتَسَاتَلُ جذباتهم حتّى يبقى الرّوح فقط ويُفْرَدون، ثم يُرْسَلون إلى الناس، فيدعون النّاسَ إلى الصلاح ويُحَيْعِلون. ذلك مقام أبدال الذين اختاروا سبلا لا يعتقبون منه ندامة ولا يتأسّفون، وجازوا شِعَابًا لا

وہ کاہلی اورتن آسانی کی زندگی نہیں بسر کرتے بلکہ ان پر پے در پے غم آتے ہیں جن سے وہ گذارے جاتے ہیں۔ ان کے رب کی طرف سے ان کے نفس پاک کیے جاتے ہیں۔ پس ان کے نفسانی جذبات مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ صرف روح باقی رہ جاتی ہے۔ اورانہیں منفرد مقام عطا کیا جاتا ہے۔ پھر انہیں لوگوں کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ پس وہ لوگوں کو اصلاح اورراستبازی کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ مقام ہے ابدالوں کا جنہوں نے وہ راستے اختیار کیے جن پر چل کر انہیں کوئی

يجوزها المثقَلُون.

ندامت نہیں اُٹھانی پڑتی۔ اور نہ ہی انہیں افسوس ہوتا ہے۔ وہ ایسی گھاٹیوں سے گذرتے ہیں جن سے موٹے لوگ نہیں گذر سکتے۔

ولا يموتون إلا بعد أن يُخَلِّفُوا أزْفَلَةً من الذين يُرزقون معرفةً ويتقون. ويدعون كل دائق إلى عينهم ولا يسأمون. فيأتيهم كل من سمع نداءهم إلا الذين صَمُّوا وذحَق لِسَانُهم وجُنَّ جَنَانُهم فهم لا يتوجّهون.

اور وہ اس وقت تک نہیں مرتے جب تک کہ ان کے بعد ایسی جماعت تیار نہ ہو جائے جنہیں معرفت عطا کی جاتی ہے۔ اور وہ تقویٰ اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر نادان کو دعوت دیتے ہیں، اپنے معرفت کے چشمہ کی طرف اور کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ پس جو بھی ان کی صدا سنتا ہے ان کے پاس آجاتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو بہرے ہیں اور جن کی زبانیں بیماری کے باعث زخمی ہو گئی ہیں اور جن کے دلوں پر پردہ پڑ چکا ہے۔ پس وہ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

وكذلك جرت عادة الكفرة ما سمعوا نداء المرسلين وإن كانوا يُصْلِقُون، ولم يَتَيَقَّظُوا بحَسِيْسٍ ولا بصَهْصَلِقٍ حتىٰ أخذهم العذاب وهم لا يشعرون. وجاهد النبيون لعل الله يزيل صِيْقَتَهم ولعلهم يُبصرون، فقعدوا كامرأةٍ طالقٍ وعصوا ربهم

اور اسی طرح منکرین کی عادت ہے کہ وہ مرسلین کی آواز پر کان نہیں دھرتے خواہ وہ کتنی درد بھری آواز میں پکارے جائیں۔ نہ وہ دھیمی آواز سے اور نہ ہی تیز آواز سے جاگتے ہیں یہاں تک کہ عذاب ان کو گھیر لیتا ہے اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ انبیاء کرامؑ نے پوری کوشش کی کہ شاید اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے غبار کو زائل کر دے تا کہ وہ بصیرت حاصل کر سکیں مگر وہ مطلقہ عورت کی

وأعرضوا كأنهم لا يعلمون.

طرح بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور ایسے اعراض کیا جیسا کہ وہ کچھ علم نہیں رکھتے۔

وطارت حواسُهم كالحكل وكانوا ذوي حُساسٍ وذوي وَنْشٍ وكانوا يُسبّون النبيين وينقرون، ويرتعون ويَلْعَصون. إن الذين آمنوا هم في الله يجاهدون، ويلومون الأرجل مع طهقها ويظُنون أنهم متقاعسون، ويؤثرون الشدائد لله لعلهم يُقْبَلون. فيدركهم رُحْمُ الله ولا يُبقُون في أزْلٍ من العيش وبالفوز يَقْفِلُون.

اور اُن کے مخالفین بے معنی کلام کرنے والے شخص کی طرح حواس باختہ ہوجاتے ہیں۔اور وہ بداخلاق اور بدزبان ہوجاتے ہیں اور وہ انبیاءؑ کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کے عیب نکالتے ہیں۔وہ بہت کھاتے ہیں مگر پھر بھی بھوکے رہتے ہیں۔ بلاشک جولوگ ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ وہ تیز قدم چلنے کے باوجود اپنے پاؤں کو ملامت کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ تو پیچھے رہ گئے ہیں۔ وہ اللہ کی خاطر تکالیف کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ وہ قبول کیے جائیں۔پس اللہ کا رحم ان کے شامل حال ہوتا ہے۔ اور وہ انہیں تنگدستی میں نہیں چھوڑتا اور وہ کامیابی سے سرفراز کیے جاتے ہیں۔

ويحسبهم زَهْدَنٌ كزِوانٍ، والخَلْقُ بهم يَسلمون. يبتغون رضا الله ويصرخون كامرأةٍ ماخضٍ، فيُدخلون في المقبولين.

کمینہ خصلت لوگ انہیں گندم میں اُگنے والا پودا سمجھتے ہیں مگر مخلوق ان کی وجہ سے امن میں ہوتی ہے۔ وہ اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہ دردِ زہ والی عورت کی طرح خدا کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ پس وہ خدا کے مقبولین بندوں

میں شامل کیے جاتے ہیں۔

**ومن علاماتهم** أن الله يكشف عنهم رُؤْنَة الكروب، ويَزْحَن الفَزَعَ عن القلوب، ففي كل آنٍ تَتَهَلَّلُ وجوههم ولا يتخوّفُون. ويُعطَون أخلاقًا لا يُوجد مثلها في غيرهم، وعند المُسَاحَنَة يُعْرَفون، يتواضعون للزَّيْرِ، ولو كان أحد منهم سادِنَ الدَّيْرِ، أو وحشِيًّا كالعَيْرِ، وكذلك يفعلون.

ان کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کرب وبلا اور ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دیتا ہے۔ پس ہر آن ان کے چہرے چمکتے رہتے ہیں اور ان پر خوف طاری نہیں ہوتا۔ انہیں وہ اخلاق عطا کیے جاتے ہیں جن کی مثال دوسروں میں نہیں پائی جاتی اور ملاقات کے وقت وہ پہچانے جاتے ہیں۔ وہ اپنے ملاقات کرنے والوں سے تواضع اختیار کرتے ہیں خواہ ان میں کوئی گرجے کا خادم ہی کیوں نہ ہو۔ یا جنگلی گدھے کی طرح وحشی۔ یہی ان کی زندگی کا شعار ہوتا۔

**ومن علاماتهم** أنهم قوم مالهم عن ربّهم حُنْتَأْلٌ. يستأجزون عن الوسادة والآسِنُ عندهم في سُبُل الله زُلَالٌ. يبغون رضا الله والدنيا في أعينهم دَمَال. وطالبُها بَطَّال، أو كأبي إبراهيم جَيَالٌ. ولهم بتركها قُطوف دانية وجِزالٌ. والدنيا لهم جِعالٌ. يُجْعِلُ الله بها قِدْرَ

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا اپنے رب کے سوا کوئی سہارا نہیں ہوتا۔ وہ راتوں کی عبادت کے لیے تکیوں سے الگ رہتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں بدبودار پانی بھی ان کے لیے خوشگوار ہوتا ہے۔ وہ اللہ کی رضا کے طلب گار ہوتے ہیں اور دنیا ان کی نظروں میں گوبر کی مانند بے وقعت ہوتی ہے۔ اور اس دنیا کا طالب ان کی نگاہوں میں نکما ہوتا ہے یا ابراہیمؑ کے والد کی طرح متردد۔ اور دنیا کو ترک کرنے کی وجہ سے انہیں جھکے

CamScanner

معيشتهم فلا يَمَسُّهُمْ خَبَالٌ، هٰذا من ربهم، ولهم منها الخزالُ واذْهَالٌ، وإلى الله إرْقَال، وفي ذكره إرْمِعْلَالٌ.

ہوئے خوشے اور پھل ملتے ہیں۔ اور دنیا اُن کے نزدیک اُس کپڑے کی مانند ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی معیشت کی ہنڈیا کو چولہے سے اتارتا ہے۔ پس انہیں کوئی گزند نہیں پہنچتی۔ یہ ان کے رب کی عطا ہے۔ وہ دنیا سے جلد دوری اختیار کرتے ہیں اور اسے فراموش کر دیتے ہیں۔ پس وہ اللہ کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں اور اس کے ذکر سے ان کے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

هم قوم يحسبون أن الدنيا زِبَال، وإزعالُ النفس به ضَلال، وإنها مُدًى يُذبَح بها وطالبُوها سِخَال، وماءها ضَهْلٌ وطعامها اغْتِيَالٌ، وسيرتُها الإعراض كَفُسَّلَةٍ وصورتها كَقِحْلٍ ما بقي فيه جَمَال، وأوّلها اَون وآخرها اقْذِعْلَالٌ، لا تجد كمثلها قُرْزُلًا، وإنها زَقُّوم فلا تحسِبها قُعَالًا.

خدا کے بندے وہ لوگ ہیں جن کے نزدیک دنیا کی اتنی حیثیت ہے جتنی کہ چیونٹی کے منہ میں (خوراک کا ذرہ)۔ اور وہ اپنے نفس کو دنیا کے لیے مستعد کرنے کو گمراہی تصور کرتے ہیں۔ یہ دنیا اُن کے نزدیک اس چھری کی طرح ہے جس سے ذبح کیا جاتا ہے۔ طالب دنیا چھوٹے جانور ہیں۔ اس دنیا کا پانی کمتر ہے اور اس کا کھانا ہلاکت ہے۔ یہ دنیا اُن کے نزدیک اس عورت کی مانند ہے جو خاوند کی خواہش کے وقت حیض کا بہانہ کر دیتی ہے اور اس کی صورت خشک جلد والی کی طرح ہو جس کی خوبصورتی ماند پڑ چکی ہو۔ اس کا آغاز آسانی اور اختتام تنگی ہے۔ تجھ کو دنیا جیسا بدفطرت کوئی نہیں ملے گا اور یہ دنیا تھوہر ہے تُو اسے انگور کا خوشہ مت سمجھ۔

ولذلك سَلَّ عليها عباد الرحمن سيفًا قَصَّالًا، وما أخذوها بيديهم وما بغوا إمْصَالًا، وطَلَّقوها بثلاث وما شَابَهُوا مُمْغِلًا، وأتمُّوا قولًا وحالًا وما بَالُوا طَمْلًا فيما بلغوا إِبْسَالًا.

یہی وجہ ہے کہ خدا کے بندے اس دنیا پر تیز دھار تلوار سونت رکھتے ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہے۔ انہوں نے اس دنیا کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوا اور نہ ہی انہوں نے دنیا سمیٹنے کی خواہش کی۔ انہوں نے اس دنیا پر تین طلاقیں بھیج دیں اور وہ اسقاط کی مریضہ کے مشابہ نہیں ہوئے۔ وہ اپنے قول وفعل میں کامل ہیں۔ وہ خون میں نہانے سے نہیں ڈرتے کیونکہ وہ موت کو گلے لگانے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

**ومن علاماتهم** أنهم يُنْشَأون كَصَبْيٍّ عُلْهَدٍ، وفطرتُهم في سَبَاحَتِها تُشَابِهُ العَنْكَدَ. ولهم بركات كمطرٍ إذا أَلَثَّ، يظهرون إذا كان الصدق كشجر اجْتُثَّ. إذا فَقَدَهم الزمان، فكأنه فَقَدَ التَّهتَان. إذا كثرت الفتن والهَنَابِثُ، فهي أرائج ظهورهمُ وإرهاص نورهم.

ان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ ان کی نشوونما اس بچے کی طرح ہوتی ہے جس کی پرورش عمدہ غذا سے کی گئی ہو۔ ان کی فطرت اپنی تیراکی میں تیز تیرنے والی مچھلی عنکد کی طرح ہوتی ہے۔ ان کی برکتیں موسلا دھار بارش کی طرح ہوتی ہیں۔ ان کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب صداقت کا درخت اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ جب زمانہ میں ان کا فقدان ہوتا ہے تو گویا وہ بارشوں سے خالی ہو جاتا ہے۔ جب فتنوں اور حادثات کا زور ہو تو یہ پیش خیمہ ہیں ان کے ظہور کی خوشبو کی لپٹوں کا اور نور کے چمکنے کا۔

يَسعون في سُبل الله كطِرْفٍ

وہ اللہ کی راہوں میں برق رفتار گھوڑے کی

يَأْزَجُ، ويكشفون سِرَّ النّاس كبطنٍ يُبْعَجُ. مجيئهم بُلجة، وذهابهم ظُلمةٌ. هم بَهْجَة الملّة والدّين، وحجّة الله على الأرضين. يُشَاعُ أمرهم كالبرق إذا تبوّج والبحر إذا تَمَوَّجَ. تخرُج إليهم السُّعَدآء كظبي إذا خرج من تَوْلَجِها، وتقبلهم خيار الأمّة من غيرِ إعْواجِها.

طرح دوڑتے ہیں۔ وہ لوگوں کے رازوں سے اس طرح واقف ہوتے ہیں جس طرح کھلا پیٹ۔ ان کی آمد روشنی ہوتی ہے اور ان کا جانا اندھیرا۔ وہ ملت اور دین کی رونق اور اہل زمین پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔ ان کا پیغام بجلی کی چمک اور سمندر کی موجوں کی طرح پھیلتا ہے۔ نیک بخت ان کی طرف ایسے نکلتے ہیں جیسے ہرن اپنی پناہ گاہ سے۔ امت کے نیک فطرت لوگ انہیں قبول کرتے ہیں سوائے کج فہموں کے۔

والذين يُنكرونهم فسيعلمون عند الحَشْرَجَةِ. وإن التهبوا اليوم كالنّار المنحضجة، إنّهم يؤثرون الدنيا ويجعلونها لقلوبهم معبدها، ويتمايلون عليها كالدّيك إذا حَلَجَ ومَشٰى إلىٰ أُنثاه لِيَسْفَدَهَا، قد رَهَّدوا كالحبل إذا حُمْلِجَ، وليسوا كَغُصْنٍ رُأودٍ بل كطعامٍ إذا تَكَرَّجَ.

اور وہ لوگ جو ان کا انکار کرتے ہیں وہ حالتِ نزاع میں اس انکار کا نتیجہ جان لیں گے اگرچہ اُن کے منکرین آج کے دن بھڑکتی آگ کی طرح ہیں۔ یہ لوگ دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے اپنے دلوں کا معبد بنا رکھا ہے۔ وہ دنیا کی طرف اس طرح مائل ہوتے ہیں جس طرح مرغا جفتی کے وقت اپنی مادہ کی طرف پر پھیلا کے بھاگتا ہے۔ وہ بٹی ہوئی رسی کی طرح حماقتوں میں بڑھے ہوئے ہیں۔ وہ نئی نرم ٹہنی کی طرح نہیں ہوتے بلکہ پھپھوندی لگے باسی کھانے کی طرح ہوتے ہیں۔

لَيْس فيهم خيرٌ ويُضَاهِئُون

ان لوگوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی بلکہ وہ

CamScanner

الجِنْبَجَ. إنَّ الذين يؤمنون برُسل الله مثلهم كمثل شجرة طيّبةٍ، في حَنَادِج حُرَّةٍ، هُم الذين يتّخذون عَضُدًا لِمِلَّةٍ مُطَهَّرَةٍ. يَسعون كَثَوْهَدٍ في سُبُلِ الله بما فُقّحوا وقُشّروا عن جُرادةٍ بَشَريَّة. واَثْمِرَ فيهم نَورُ الإيمان بِنُورٍ إِلٰهيَّةٍ.

بخیلوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کے فرستادوں پر ایمان لاتے ہیں ان کی مثال اس پاکیزہ درخت کی طرح ہے جو زرخیز ریتلے ٹیلوں میں اُگتا ہے۔ یہی لوگ ایک پاکیزہ امت کے دست و بازو بنائے جاتے ہیں۔ وہ اللہ کی راہوں میں ایک جوان کی طرح بھاگتے ہیں۔ کیونکہ ان کی روحانی آنکھیں کھول دی جاتی ہیں اور وہ بشریت کے لبادہ سے دور کیے جاتے ہیں۔ اور ان میں ایمان کا نور بھر دیا جاتا ہے، الٰہی نور کے ساتھ۔

إنهم كأسُودٍ ومع ذلك ليسوا كشُحْدُودٍ، وليسوا بمثقَلين لتركِ الدنيا، ولذلك يطيرون إلى الله ولا يُكَرْمِحُوْن. يكسَحون البواطنَ ولا يُغادرون فيها مثقال ذرّةٍ من هذه العاجلة، ويعملون ما يعملون للآخرة ولها يجاهدون. يُعْطَون خُرَّدَ المعارفِ ويتلَقَّفُون أدقَّ بعد أدقَّ حتىٰ يظن سِمَّغْدٌ أنهم مُلْحِدون.

وہ شیر کی طرح بہادر ہوتے ہیں لیکن ان میں بد خُلقی نہیں ہوتی۔ دنیا کو ترک کرنا ان کے لیے بھاری امر نہیں۔ اس لیے وہ اللہ کی طرف اڑ کر جاتے ہیں اور اس راہ میں ان کے قدم بوجھل نہیں ہوتے۔ وہ اپنے باطن کی صفائی اس طرح کرتے ہیں کہ اس میں ذرہ بھر دنیا کے اثرات باقی نہیں رہتے۔ وہ جو بھی عمل کرتے ہیں وہ آخرت کے لیے ہوتا ہے اور اسی کے لیے مجاہدہ کرتے ہیں۔ انہیں معارف کے قیمتی اور لطیف در لطیف موتی عطا کیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ متکبّر لوگ انہیں ملحد خیال کرتے ہیں۔

وترى وجوههم كغُصْنٍ

تو ان کے چہروں کو نرم و نازک شاخوں کی

CamScanner

عُبَرِّدٍ لا ترهقها قترة، بما عرفوا ربّهم ولا ييأسون. لهم عزة في السمآء، فالذين يَهْرِدون أعراضهم أو يسفكون دماءهم، يحاربهم الله فيؤخَذون ويُجْتَاحُونَ، صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ ومن شدّة العناد يكمَدون.

طرح پائے گا جن کو غبار نہیں ڈھانپتا۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے رب کی معرفت حاصل کر لی۔ وہ کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ ان کی عزت آسمان پر ہوتی ہے۔ پس جو لوگ ان کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہیں یا ان کا خون بہاتے ہیں، اللہ ان سے جنگ کرتا ہے۔ پس وہ پکڑے جاتے ہیں اور ان کا نام ونشان مٹا دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں اور شدت عناد کے باعث انہیں دل کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے۔

**<u>ومن علاماتهم</u>** أنهم قوم لا يُطّمَلُ ما في حوضهم، ويُعْطَون كلّ آنٍ من ماءٍ معينٍ. ولا يعلمون ما الْخِنْضِجُ، ويُسْرَدُ لهم زِلَالٌ عَذْبٌ من رب العالمين. ويُصْفِدُهم ربهم خفيرا، فيُعصَمُون من مَوَامِيَ ومما فيها من السَّراحِين.

ان کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حوض کا پانی کبھی گدلا نہیں ہوتا۔ اور انہیں ہر آن صاف وشفاف پانی (روحانیت) عطا کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ نہیں جانتے کہ کیچڑ ملا پانی کیا ہوتا ہے۔ ان کے لیے رب العالمین کی طرف سے شیریں شفاف پانی عطا کیا جاتا ہے۔ ان کے لیے ان کے محافظ ان کا رب عطا کرتا ہے۔ پس وہ بیابانوں اور اس میں رہنے والے بھیڑیوں سے بچائے جاتے ہیں۔

وتُزْمَج قِربَة نفوسهم نورًا وفهمًا، وتلوح لهم ما تخفى من المحجوبين. ذلك بأنهم يُسلِّمون

ان کے نفسوں کا مشکیزہ روشنی اور فہم سے بھر دیا جاتا ہے۔ جو باتیں محجوبوں پر پوشیدہ رہتی ہیں ان پر ظاہر کر دی جاتی ہیں۔ یہ سب

CS CamScanner

نفوسهم إلى الله كأرْخٍ يُذْبَحُ، ويقضون نحبهم أو يكونون من المنتظرين. وبأنهم يُنفقون في الله ما كان لهم من العين. ولا يكونون كرجلٍ جَعْدِ اليدين، ويثمرون كغُصْنٍ سَرَعْرَعٍ غَزِيْدٍ، فَتَأوى إليهم المساكين. ويُرْزَقون من غير الكَدِّ والإلحاح في المحاولةِ من الله الذي يتولى الصالحين.

اس لیے کہ وہ اپنے نفسوں کو اللہ کے سپرد ایسے کر دیتے ہیں جیسے ذبح کیے جانے والے بچھڑے۔ وہ اپنی نیت پوری کرتے ہیں یا منتظر رہتے ہیں۔ وہ اس لیے کہ وہ اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ وہ بخیل انسان کی طرح نہیں رہتے۔ وہ کسی گھنی لمبی تازہ شاخ کی طرح پھل دیتے ہیں۔ پس مساکین ان میں پناہ لیتے ہیں۔ انہیں بغیر کوشش اور گڑگڑائے اس خدا کی طرف سے رزق عطا کیا جاتا ہے، جو صالحین کا متولی ہے۔

**<u>ومن علاماتهم</u>** أن الله يخلق في نفوسهم أَمَجًا للمعرفة التامة، وتُضْرَحُ صدورُهم وتُخْرَج منها كلما كان من الغوائل الأنسية، فَيُمْلَئُون من حُبّ الله ويذبحون له أنفسهم كالجَلْمَدَةِ، ويَرضُدون متاع التقوى وينفقونه في كل ساعةٍ بقدر الضرورة، ويُعرضون عن كل صِلْغَدٍّ، ويدفعون السيأت بالحسنةِ.

ان کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس میں کامل معرفت کی پیاس رکھ دیتا ہے۔ ان کے سینے چاک کیے جاتے ہیں اور ان سے انسانی خواہشات مکمل طور پر نکال دی جاتی ہیں۔ پس ان کے سینے اللہ کی محبت سے بھر دیے جاتے ہیں اور وہ اپنے نفسوں کو گائے کی طرح ذبح کروا لیتے ہیں۔ وہ اپنی متاع تقویٰ کو تہہ در تہہ سنبھال کر رکھتے ہیں اور ضرورت کے مطابق ہر لمحہ اس کو خرچ کرتے ہیں۔ وہ ہر بے وقوف سے دور رہتے ہیں اور برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ دور کرتے ہیں۔

CamScanner

ويعيشون كأَشْعَثَ أَغْبَرَ تواضُعًا لِلّٰهِ، وكذلك يُنضِجون سلوكهم كما تُفْأَدُ الخُبْزَةُ في الملَّة. ويعيشون كقَحَّادٍ مع كثرة الإخوان والذريّة، ويكونون كأَرضٍ مِبْكَارٍ عاملين بأوامر الحضرة. ولا يبالون رَعْلَ الظالمين ولا يتركون بتهديدهم ذرّة من السُّبل المُنْتَخَلة، ويزيّنون لله بيت قلوبهم كالامرأة المفرنسة، ويقُومون لله باهشين، ويأخذون ما أوتي من الله بالقوة.

وہ اللہ کی رضا کے لیے غبار آلود شخص کی طرح عاجزانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ اپنے طریقت وسلوک کو اس طرح پکاتے ہیں جیسے انگاروں پر روٹی پکائی جاتی ہے۔ وہ بھائیوں اور اولاد کی کثرت کے باوجود ایسے زندگی گذارتے ہیں جیسے نہ ان کا کوئی بھائی ہے نہ بیٹا۔ وہ خدائے واحد کے احکام کی پیروی میں جلدی اگانے والی زمین کی طرح ہوتے ہیں۔ اور وہ ظالموں کی شدید طعنہ زنی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ ہی ان کی دھمکیوں سے اپنے اختیار کردہ رستوں کو لمحہ بھر کے لیے چھوڑتے ہیں۔ وہ ایک سلیقہ مند عورت کی طرح اپنے دلوں کے گھر کو اللہ تعالیٰ کے لیے سجاتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے لیے کھڑے ہوتے ہیں پورے سرور کے ساتھ۔ اور جو انہیں خدا کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے اسے پوری قوت سے تھام لیتے ہیں۔

<u>**ومن علاماتهم**</u> أنّك ترى عجائب منهم إن لبثت فيهم بُرهةً من الزّمان. وتجدهم كناقةٍ فَشوشٍ عند الفَيضان، يموصُ القلوب قولُهم، ويدخل نُطْقُهم في الجِنَانِ، فتُنَيِّرُ بِنِيْرِ التَّقْوٰى

ان کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ اگر تُو ان کے پاس کچھ عرصہ گذارے تو ان سے عجائبات دیکھے گا۔ اور فیضان رسانی کے وقت تو انہیں کثرت سے دودھ دینے والی اونٹنی کی طرح پائے گا۔ ان کی باتیں دلوں کو پاک کر دیتی ہیں۔ ان کے معرفت کے نقاط دلوں میں گھر کر جاتے ہیں۔

بإذن الله الرحمن. وتُهْبَرُ هَبْرَةٌ زَائِدَةٌ من الشهوات ويمحو كل ما يُؤْبش من العصيان.

پس اللہ رحمن کے حکم سے انہیں تقویٰ کی روشنی سے سجایا جاتا ہے۔ اور نفسانی خواہشات کے زائد حصہ کو کاٹ دیا جاتا ہے اور گناہوں کی سیاہی مٹ جاتی ہے۔

وكم من عُمْيٍ مُسْتَهْتِرِين يُبصَرُون ويُهَذَّبُون بهم، فإذا هم من أهل التّقاة والعرفان. فويلٌ للّذين يضحكون عليهم كامرأة تهارُّ زوجَهَا، ولا يعلمون أنهم بطلاقٍ يهلكون. فإن الله علّق نجات النّاس بحُبِّهم وعنايتهم، فقد هلك من قطع العُلَقَ منهم بما ترك قوما يَحْرُسُون.

کتنے ہی بصیرت کے اندھے عاقبت نا اندیش دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ مہذب بن جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اہل تقویٰ اور اہل عرفان ہو جاتے ہیں۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اہل اللہ کا ٹھٹھہ اڑاتے ہیں اس عورت کی طرح جو اپنے خاوند پر چلاتی ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ محض طلاق سے ہی وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نجات کو ان اہل اللہ کی محبت اور عنایت سے منسلک کر رکھا ہے۔ یقیناً وہ ہلاک ہو گیا جس نے اہل اللہ سے تعلق توڑا کیونکہ اس نے ان سے تعلق توڑا جو اس کے محافظ تھے۔

ولا تُصيبُ تلك الشِّقْوَةُ إلا رجلًا في فطرته هُزَيْرَةٌ ومع ذلك عُجلةٌ ونخوةٌ وليس من الذين يخافون الله ويتدبّرون. وكل ذلك تتولَّد مِن وَضَر الدُّنيا، فويلٌ

یہ بدبختی نہیں ملتی مگر اس شخص کو جس کی فطرت میں مکمل کاہلی ہو اور اس کے ساتھ جلد بازی اور تکبر پایا جاتا ہو۔ اور وہ نہ تو خدا سے ڈرنے والا اور نہ ہی تدبر کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ سب دنیا کی غلاظت کی پیداوار ہے۔ پس تباہی

CamScanner

للذين بها يتّسخون. يسعون لإيذاء أهل الله ذائبين مستهزئين، ويَحسبون أنهم يُحسنون.

ہے ان لوگوں کے لیے جو اس غلاظت سے آلودہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اہل اللہ کو ایذا پہنچانے کے لیے استہزا کرتے ہیں اور انہیں دھتکارتے ہیں۔ اور اپنے تئیں خیال کرتے ہیں کہ وہ نیکی کرنے والے ہیں۔

ومن أظلمِ أبناءِ الزَّمان في هذا الأوان، من تَصَدَّى لإيذائي وهو ضِبْسٌ وأشْوَسُ كالشيطان، وخوّفني من كَشِيْشِهِ وفَحِيْحِهِ كالثّعبان. ووالله إني حِمَى الرَّحْمٰن، فمَن أراد أن يقطعني فسيُقْطَع مِن أيدي الدَّيّان وإني بأعيُنِه ولا يخاف لديه المرسلون، ويرُدُّ الجربذة على أهلها لو كانوا يعلمون.

اس زمانے میں سب سے بڑا ظالم شخص وہ ہے جو مجھے ایذا دینے کے لیے کمربستہ ہو گیا ہے۔ وہ شیطان کی طرح شریر اور ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا ہے۔ اور اس نے مجھے اژدھے کی پھنکار اور جلد سے ڈرایا ہے۔ مگر اللہ کی قسم میں رحمٰن خدا کی پناہ میں ہوں۔ پس جس نے مجھے کاٹنے کا ارادہ کیا وہ جزا وسزا کے مالک کے ہاتھوں کاٹا جائے گا۔ اور میں اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں اور اس کے حضور مرسلین ڈرا نہیں کرتے اور مکاروں کی مکاریاں ان پر لوٹا دی جائیں گی۔ کاش وہ جانتے۔

**ومن علاماتهم** أنّهم لا يكونون كدَاحِضٍ، بل يقومون في مآقِط، ولا يُضاهئون الجبَان، ويَؤُمُّون الناس كخَوْتَعٍ ليحفظوا من خاف السِّرحان، وينقلبون بمعارف كالّذي للقوم إعتان. لا

اور ان کی علامات میں یہ ہے کہ وہ معرکہ کے وقت کم ہمت نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے رہتے ہیں اور بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور وہ لوگوں کی قیادت ایک با صلاحیت قائد کی طرح کرتے ہیں تا کہ وہ انہیں بھیڑیوں کے خوف سے محفوظ کر سکیں۔ اور وہ قوم

يَقْنَعون على جَهْد أنفسهم ويخافون هَدم بنيان العمر ويومَ انقضاضٍ، فيطلبونَ الوارث من الله ويجدونه كابن مخاض، ويفهَضُون الجذبات، ابتغاء رضا ربّ الكائنات.

کے لیے بہترین چیز لے کر آنے والوں کی طرح معارف ہی لے کر لوٹتے ہیں۔ وہ اپنی کاوشوں پر قناعت نہیں کرتے بلکہ انہیں تو عمر کی بنیاد کے گرنے اور ٹوٹنے کا ڈر ہوتا ہے۔ پس وہ اللہ سے اپنے بعد وارث طلب کرتے ہیں۔ اور وہ اس وارث کو نوخیز جوان کی طرح پاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کی رضا کے حصول کے لیے اپنے جذبات کو مٹا ڈالتے ہیں۔

ويخلصون لربّهم ولا يسُوطون، ولا يبرَحُون الحَضْرَةَ ولا يَشْحَطُون. ويليطُ حبُّ الله بقلوبهم، ويُنَطّون أنفسهم بمحبوبهم، ولا يُحْفِظُون النّاس وعلىَ اللسان يُحافظون، ولو بَدَر منهم مُحفِظٌ فباللّين يتداركون. ينطقون كرجلٍ بَلْتَعَانِيٍّ، وتفصح كلمُهم مِن فَضْلٍ رَبّانِيٍّ، يُذَعْذِعُون المالَ على الفقراء، ويبارزون كزَميعٍ مِقدامٍ في مواطن الابتلاء. لا ترى في وجوبهم سُفعةً عند الغضب.

وہ اپنے رب کی خاطر خالص ہوتے ہیں اور کوئی ملاوٹ نہیں کرتے۔ وہ اللہ کی بارگاہ سے تعلق نہیں توڑتے اور اس سے دور نہیں جاتے۔ اور اللہ کی محبت ان کے دلوں میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ وہ اپنا تعلق اپنے محبوب سے جوڑ لیتے ہیں اور وہ لوگوں کے ساتھ زبان درازی نہیں کرتے بلکہ اپنی زبان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی درشت لفظ ان سے ادا ہو جائے تو انتہائی نرمی سے اس کا تدارک کرتے ہیں۔ وہ بات کرتے ہیں فصیح اللسان شخص کی طرح۔ ان کے کلام میں فصاحت فضل ربّانی سے آتی ہے۔ وہ اپنا مال فقراء پر صرف کرتے ہیں۔ وہ ابتلاء کے میدانوں میں جرأت و بہادری کے ساتھ مقابلہ

کرتے ہیں۔ تُو غصہ کے وقت ان کے چہروں پر غضبناک لالی نہیں دیکھتا۔

وتجدهم كحيتانٍ شُروعٍ ناظرين إلى ربّهم عند الكرب. وعلى شِراعِهم حَبْلٌ من حُبّ الله ولا كشرعة العَقَبِ. لايصول عليهم إلّا الّذي هو كقَرْثَعٍ، ولا يؤذيهم إلا الذي هو أشْقٰى من قُنْذَعٍ. لهم عزيمة قاهرة، إذا قصدوا أمرًا جَلَّحُوا، وإذا حاربوا ظَرْبَغَانَةً قَتَّلُوا، ومن جاءهم بالرَّغْرَغَةْ، فيُروٰى من مآءهم ويُنَزَّهُ مِن كل نوعِ الشبهة. وقد أزف زمان الإِرْوَآء فطوبٰى للطلباء الأتقياء.

اور تو انہیں مصیبت کے عالم میں سر اٹھائی ہوئی مچھلیوں کی طرح اپنے رب کی طرف نظریں لگائے پائے گا۔ ان کی گردن پر اللہ کی محبت کی رسی ہوتی ہے نہ کہ ڈوری سے بنا پھندا۔ ان پر حملہ کرنے والا سوائے بدبخت کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور ان کو تکلیف نہیں دیتا مگر جو دیوّث سے بڑھ کر بدبخت ہو۔ وہ مضبوط ارادہ کے مالک ہوتے ہیں۔ جب کسی کام کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اسے پورا کرنے کے اقدامات کرتے ہیں۔ اور جب ان سے کسی سانپ صفت کا سامنا ہو جائے تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ اور جو ان کے پاس بار بار پیاسا ہو کر آتا ہے تو وہ ان کے پانی (معرفت) سے سیراب کیا جاتا ہے۔ اور ہر نوع کے شبہات سے پاک کیا جاتا ہے کیونکہ یقیناً سیراب ہونے کا زمانہ آ گیا۔ پس خوش خبری ہے متقی طلب گاروں کے لیے۔

ألا ترون أنّ الزمان قد فسد، ومُلِئَ من أنواعٍ نَضْنَاضٍ وقرب جدرانه إلى انقضاض،

کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانے میں فساد برپا ہو گیا ہے اور یہ انواع واقسام کے اضطرابات سے بھر گیا ہے۔ اور اس کی دیواریں ٹوٹنے کے

CamScanner

والأمراض تُشاعُ والنُّفُوسُ تُضَاع، والحتوف ملاقية على أوفاض. وقد صَلَغ الزمانُ، وأنا على رأس الألف السابع في هذا الأوان، وكذلك قال النبيّون أيها الفتيان فإِلَامَ تُكذّبون ولا تتّقون الديّان؟

**ومن علاماتهم** أنّهم يرُودون الجنة ابتغاءُ لقاء الحضرة، لا لِلَحْم الطير وعين البِكْرِ، وتجد عُرضَتَهم باسِطَة اليدين، لِتَلَقُّف أوامر رب الكونين. عَلْهَضُوا قارورة حُجُب الناسوتِ، وفَتَقُوا بصِدْقِهم رَتْق اللّاهُوتِ، وذلك بأن الله قَضَّ عليهم خيل التجليات، فَقَوَّضُوا بناء وجودهم وما بقي نَضْنَضَةُ النفسِ ودَخَلُوا في أمان الله من الحَيَوات، ودخلوا الرّياض، وتَهَلَّلَت وجوههم كبرق إذا ناض، ووجدوا وجوه أهل الدُّنيا

قریب ہیں۔ اور بیماریاں پھیل رہی ہیں اور جانیں تباہ ہو رہی ہیں۔ اور مارا ماری کا زمانہ ہے۔ اور ایک لمبا زمانہ گذر چکا ہے۔ اور میں سات ہزارویں صدی کے سر پر ہوں۔ اے نوجوانو! انبیاءؑ نے ایسا ہی کہا تھا۔ پس کب تک تم مجھے جھٹلاؤ گے؟ اور جزا وسزا کے مالک کا تقویٰ اختیار نہیں کرو گے!

ان کی علامتوں میں یہ ہے کہ وہ جنت کی خواہش صرف باری تعالیٰ کی ملاقات کے لیے کرتے ہیں نہ کہ پرندوں کے گوشت اور موٹی آنکھوں والی کنواریوں کے لیے۔ اور تو ان کا مطمع نظر دونوں جہانوں کے رب کے احکام کی طرف لپکنا پائے گا دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے۔ انہوں نے ناسوتی پردوں کو ہٹا دیا اور اپنے سچ کے ساتھ لاہوتی بند فتنوں کو توڑ دیا۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان پر تجلیات کا لشکر بھیج دیا۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنے وجود کی بنیاد کو ختم کر دیا۔ ان میں نفسانی ارتعاش باقی نہ رہا اور وہ سانپوں کے شر سے اللہ کی پناہ میں داخل ہو گئے۔ اور وہ باغوں میں داخل ہوئے۔ اور ان کے چہرے ایسے منور ہوئے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اور انہوں نے اہل دنیا

وجوهًا مسودّةً فسعوا للتبييض، وقاموا لإصلاحهم كما تَرِضُّ الدّجاجة على البيض.

کے چہرے سیاہ پائے تو انہیں روشن کرنے کی سعی کی۔ اور ان کی اصلاح کے لیے اس طرح کھڑے ہوئے جس طرح مرغی انڈوں کی حفاظت کرتی ہے۔

وإنهم يعينون كل صارخ ولو تَصَرَّخَ، إلا الذين باض فيهم الشيطان وفَرَّخَ، قوم ربّانيّون لا يُكذّبهم إلا الذي جلَطَ، وأزال زينة التُّقٰى وجَلْمَطَ، الذين يعادونهم إن هم إلا كامرأةٍ جَلِعَةٍ، ولا يضرّهم صَولُ سَلْفَعَةٍ، تَتَزَلَّعُ يداهم عند المقابلة، ويفرّون كثعالب من موطن المناضلة. وتجد بيان هؤلاء السادات كشراب عُمُاهِجٍ يحكأ في القلوب، ويُبَعِّد عن الذنوبِ.

اور وہ ہر چلانے والے کی مدد کرتے ہیں خواہ وہ بناوٹی طور پر ایسا کر رہا ہو۔ سوائے ان لوگوں کے جن میں شیطان نے اپنے انڈے دیے اور ان سے بچے نکالے۔ ان ربانی لوگوں کی تکذیب نہیں کرتا سوائے اس کے جو خود کذاب ہو۔ ایسے شخص نے تقویٰ کی خوبصورتی کو ضائع کرتے ہوئے مونڈ دیا ہے۔ وہ لوگ جو ابدالوں سے دشمنی رکھتے ہیں وہ تو صرف ایک بدکردار عورت کی طرح ہیں۔ اس کی بدزبانی انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مقابلہ کے وقت ان جھٹلانے والوں کے ہاتھ پھٹ جاتے ہیں اور مقابلے کے میدان سے لومڑیوں کی طرح فرار ہو جاتے ہیں۔ تو ان معزز (ابدالوں) کی باتوں کو ایسے پائے گا جیسے خوشگوار مشروب جو حلق سے بآسانی اتر جائے اور دلوں میں گھر کر جائے اور گناہوں سے دور کر دے۔

ويضْرَح الله عنهم تُهَمًا

اللہ تعالیٰ ان کی شان میں لگائی گئی جھوٹی

كاذبةً في شأنهم، ويجعلهم كمنيحة لإحبابِهم وإخوانهم. ويُذْهبِ بهم طَخْش الناس، وسَقَامَ من تَفَجَّس وتَبَعَّلَ وساوسَ الخَنَّاسِ. ولا يعاويهم إلا تافِهٌ، ولا يقبَلُهم إلّا تقيّ دَافِهٌ. وحُرِّم دارهم على الفاسقين. الذين يُزَقْفِلون إلى الشرّ متعمّدين، ويرضون بالغَلْفَقِ وينأون عن مآءٍ معين.

تہمتیں ان سے دور کر دیتا ہے۔ اور انہیں ان کے دوستوں اور بھائیوں کے لیے دودھ دینے والی اونٹنی کی طرح بنا دیتا ہے۔ اور ان کے وسیلہ سے لوگوں کی بےنوری دور کر دیتا ہے۔ اور تکبر کرنے والے اور شیاطین کے وساوس کی پیروی کرنے والے لوگوں کی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔ ان کی دشمنی نہیں کرتا مگر احمق انسان۔ ان (ابدال) کو قبول نہیں کرتے، مگر متقی مسکین الطبع لوگ۔ ان کے گھر فاسقوں پر حرام کر دیے گئے جو بدی کی طرف جان بوجھ کر بھاگتے ہیں۔ اور وہ جوکائی پر راضی ہو جاتے ہیں اور صاف بہتے پانی سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

<u>**ومن علاماتهم**</u> أنّهم يأخذون من الدّنيا كفتيلٍ، ومن الدّين يدغفون، ويتَمتّعون من الآئها كزبالٍ، ومن التّقات يجترفون. ويُقوِّمون أنفسهم كمُقَمْجِرٍ يُقَوِّم سَهْمَه، ويُجِيْحُون كلّما فيهم من أهوائهم، ويبقى هوى الرَّبِّ كجُذْمُورٍ وعليها يثبتون. ويؤثرونه في كل سبيلٍ.

ان کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دنیا سے بہت ہی کم لیتے ہیں مگر دین سے بھر بھر کر لیتے ہیں۔ وہ دنیا کی نعمتوں میں سے اتنا ہی فائدہ اُٹھاتے ہیں جتنا ایک چیونٹی اپنے منہ میں اٹھاتی ہے۔ مگر تقویٰ سے خوب متمتع ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کو یوں سیدھا رکھتے ہیں جیسے تیر کمان بنانے والا تیر سیدھا کرتا ہے۔ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کر دیتے ہیں۔ ان میں صرف رب کی رضا باقی رہ جاتی ہے۔ ایک مضبوط درخت کے

CamScanner

تنے کی طرح۔ اور اس پر وہ ثابت قدم رہتے ہیں اور اسے ہر معاملے میں ترجیح دیتے ہیں۔

ولا يبالون زَمْجَرة السّفهآء، ولا يبالون أيّ الوَرٰى هُم. ويحسبون سوطهم كنَبْتٍ صَيْهُوْجٍ ولا يخافون. ويعلمون كل ما يعلمون من الوَدِّ لا مِن الكَدِّ، ويُسْقَون من الغيب فيَصْأمُون، ويقطعون غير الله بسِنانٍ هَذامٍ ولله يرصمون. وما كان لإبليس أن يَرْطُمَهُم ويدرأونه بأنوارهم، فلا ينقص الشيطان من قِربَةٍ زأبوها ويخاف قِسِيَّهم التي يُضَهِّبُون.

وہ بیوقوف لوگوں کے شور کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور انہیں اتنی بھی پرواہ نہیں کہ یہ کون ہیں۔ ان کے لیے ان بیوقوفوں کے کوڑے نرم ٹہنی کی طرح ہیں۔ اور انہیں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ وہ جو علوم سیکھتے ہیں پوری محبت سے سیکھتے ہیں نہ کہ مشقت سے۔ انہیں غیب سے پلایا جاتا ہے اور وہ جی بھر کے پیتے ہیں۔ وہ غیر اللہ کو اپنے تیکھے نیزے سے کاٹ دیتے ہیں۔ وہ اللہ کی خاطر ہی تنگ راہوں کو برداشت کرتے ہیں۔ ابلیس شیطان کے اختیار میں نہیں کہ انہیں مشکلات میں ڈالے۔ وہ اپنے انوار کی روشنی سے ابلیس کو پیچھے ہٹا دیتے ہیں۔ شیطان ان کے علم سے بھرے مشکیزے سے کچھ کم نہیں کر سکتا جو وہ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ شیطان خود ان کی کمانوں سے ڈرتا ہے جنہیں وہ آگ میں دہکا کر وہ مضبوط بناتے ہیں۔

وما ترى فيهم هَذْرَبَةً يَابِسَةً، بل ترى روحًا ومعرفةً. وحاربوا أهواء النّفس ودشوا،

اور تو ان کی باتوں میں کوئی خشکی نہیں پائے گا اور نہ ہی یاوہ گوئی۔ بلکہ تو ان کے کلام میں تر وتازہ معرفت پائے گا۔ انہوں نے اپنی

أولئك هم قوم دُهاة وأولئك هم المهتدون.

قعزوا كل ما في إناء السلوك، بما خرّوا أمام الحضرة كالصُّعلوك، وبما كانوا كضَعْرَسٍ ولا يَشْبَعون. آثروا الأَمَزَّ والأَلَذَّ، وأخرج الله منهم أهواء غيره واجتَزَّ. ووفَّقهم بزَجْلٍ ما سِواهُ، وحَسَّنَ مَشْيَهم إلى الله ليعلم كل قُمَيْثَلٍ أنهم هم الصّادقون.

**ومن خواصهم** أنّهم يُطهّرون من الغوائل البشريّة كما تُقْرِئُ المرأة من حيضها، ويتوب الله إليهم فُيجذّبون. يخرّبون دار النفس بأيديهم وبأيدي الله، ويرون الله بأعين روحهم، ويُنَزّهون من كل رِيْبَةٍ، وفي

خواہشات نفسانی سے بھرپور جنگ کی۔ یہی لوگ دانشمند ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

جو کچھ سلوک کے برتن میں ہوتا ہے وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پی لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ پروردگار کے سامنے ایک فقیر کی طرح گرے ہوتے ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ وہ راہ سلوک کے بہت حریص ہوتے ہیں اور کبھی اس سے سیر نہیں ہوتے۔ انہوں نے اعلیٰ ترین اور لذیذ تر کو ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے غیر اللہ کی خواہشات اکھاڑ کر پھینک دیں اور کاٹ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ اللہ کے ماسوا کو دل سے نکال پھینکتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف خوبصورتی سے چلنے کی توفیق بھی اسی سے پاتے ہیں تاکہ ہر بُری چال چلنے والا جان لے کہ وہ خدا کے صادق بندے ہیں۔

ان کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہیں انسانی نجاستوں سے اس طرح پاک کر دیا جاتا ہے جیسے کہ عورت حیض کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔ اور اللہ ان پر رجوع برحمت فرماتا ہے۔ پس وہ اُس کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے نفسانی گھر کو اپنے ہاتھوں اور اپنے اللہ کے ہاتھوں فنا کر دیتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی روح کی آنکھ سے

العلم يُكمّلون.

دیکھتے ہیں اور ہر شک وشبہ سے پاک کر دیے جاتے ہیں۔اور وہ علم میں کامل کیے جاتے ہیں۔

ولهم مقام أصْقَبُ من الملآئكة عند الله بما خالفوا أنفسهم واعْلَنْبَأوا بالحِمل ورَسَخُوا كحِبْطُوْن. وسَنَت نار محبتّهم، وعَدِمَت شُبَاة نفوسهم، وزادت ظُبَةُ سُيُوفِهم، فقطعوا كل حجاب وفنوا في قَتْوِ الحضرة، فلا يمضي هِنْوٌ من أوانهم إلا وهم يعبدون. وختأ الله قلوبهم عن غيره وشَغَفَهم حبًّا. فخذأت ذرّاتهم كلّها لربّهم، وصار حبُّ الله طعامهم الّذي يُطْعَمُون. فجَرْدَبُوا علیٰ طعامهم لئلّا يتناوله غيرهم، فإنهم قوم يُغارون.

اور ان کا مقام اللہ کے ہاں فرشتوں سے بڑھ کر ہے، اس لیے کہ انہوں نے نفسانی خواہشات کی مخالفت کی اور بارِگراں لے کر ڈٹ کر بہادری سے کھڑے ہوئے۔ان کی محبت کی آگ جل اٹھی اور ان کے نفسوں کا ڈنگ کند پڑ گیا۔اوران کی تلواروں کی دھاریں تیز ہوگئیں۔ انہوں نے ہر حجاب کے پردہ کو چاک کر دیا اور خود خدا کی بارگاہ میں فنا ہو گئے۔پس ان کے وقت سے کوئی دقیقہ بھی ایسا نہیں گذرتا مگر کہ وہ عبادت کر رہے ہوتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اپنے غیر سے روک دیتا ہے اورانہیں اپنی محبت میں مشغول کر دیتا ہے۔پس ان کا ہر ذرہ اپنے رب کے لیے جھک جاتا ہے۔اللہ کی محبت ان کی غذا بن جاتی ہے جوانہیں کھلائی جاتی ہے۔پس وہ اس غذا کو جلدی جلدی تناول فرماتے ہیں تا کہ کہیں ان کے علاوہ کوئی اوراس کو نہ کھالے کیونکہ ان لوگوں میں غیرت ہوتی ہے۔

يبكون لحِبّهم حَذَلًا ويَمَضُّ قلبهم هَمّه، وقد اضْجَحَرُّوا

وہ اپنے محبوب خدا کے لیے اس قدر گڑ گڑا کر روتے ہیں کہ ان کی پلکیں جھڑ جاتی ہیں۔اس

CamScanner

كالقِربة من ذكره، وله كلَّ آنٍ يضجَرُون. حَمِيت قلوبهم كرَضْف بِحبّ اللهِ وزاد منها سُهافُهم، ولهم مقام عند الله لا يعلمه الخَلْقُ ولذلك يَزْدَرُونهم ويُنَطِّفون.

کاغم ان کے دلوں کوجلا دیتا ہے۔وہ ذکرالٰہی سے پانی کے مشکیزے کی طرح بھر جاتے ہیں۔اوروہ ہرلمحہ اس کے لیے بےقرار رہتے ہیں۔ان کے دل کسی پتھر کی طرح الٰہی محبت سے تپ جاتے ہیں جس سے ان کی پیاس زیادہ ہوجاتی ہے۔ان کا مقام اللہ کے نزدیک ایسا ہوتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی۔اسی وجہ سے لوگ انہیں کمتر سمجھتے ہیں اوران پر گندے الزامات لگاتے ہیں۔

<u>**ومن علاماتهم**</u> أنّهم لا يَخافون تلاطث الفتن، ويقطعون بحار البلاء كمواخر. ولا يأشبون الحقّ بالباطل، ويعافون العَرْزَب ويبتعون تقاة لا شِيَةَ فيها ويخلصون. لا يريدون لونا شاملا، ولهم أرض لا تفارق وابلها ومنه يُخَضِّرُون.

ان کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ فتنوں کے طوفانوں سے خوف نہیں کھاتے۔ بلکہ آزمائشوں کے سمندروں کوکشتی کی طرح چیر کر نکل جاتے ہیں۔ وہ حق وباطل کو آپس میں نہیں ملاتے۔اور وہ شک وشبہ والی چیز سے کراہت رکھتے ہیں۔وہ ایسے تقویٰ کی پیروی کرتے ہیں جس میں کوئی داغ نہ ہو۔اوراس میں وہ اللہ کے لیے خالص ہوتے ہیں۔وہ کسی اور رنگ کوشامل نہیں کرنا چاہتے۔ وہ ایسی زمین کے مالک ہیں جس پر موسلا دھار بارش برستی رہتی ہے۔اوراس سے وہ سرسبز وشاداب رہتے ہیں۔

ولهم سَمْهَرِيٌّ يقتل النَّهْسَرَ. وفطرتُهم العالية يشابه النَّهَابِرَ،

ان کے پاس (نور کا) ایسا نیزہ ہے جو بھیڑیے (حیوانی جبلت) کوقتل کردیتا ہے۔ان کی

CamScanner

واهْتَزّت قِدْرُها بحُبٍّ يُنْضَجُون. ومَن ضَفَنَ إليهم، ولو كان العُوَاهِنُ المثقل بحبّ الدنيا، يَلِج في سَمِّ الخِيَاط بِيُمْنِ قَومٍ يَّتقون. ومَن كان من عَبَدَة الطاغوتِ وحَضَرَهم، فإذا هو من الّذين لا يفسقون.

بلند پایاں فطرت اونچے ٹیلوں کی مانند ہوتی ہے۔ ان کی یہ نیک فطرت کی ہنڈیا الٰہی محبت سے جوش مارتی ہے۔ اور وہ اس میں پختہ ہو جاتے ہیں۔ جو ان سے تعلق قائم کر لیتا ہے خواہ وہ حُب دنیا سے لدا ہو تو وہ ان متقی لوگوں کی برکت سے سوئی کے ناکے سے بھی گذر جائے گا۔ اور مگر جو شیطان کا غلام ہو وہ ان کے پاس حاضری دے تو وہ بھی ان لوگوں کی طرح ہو جائے گا جو فسق نہیں کرتے۔

ومن كان متكبّرًا شيطانا، ووافاهم إيمانًا، فيُرْغَم أنفه لأمر الله ويكون من الّذين يتقون. فلا تَهْكَرْ أيّها السّامع، ولهم شأن أرفع من ذلك، وكيف أبيّنه وأنكم لا تفهمون. قوم باكون تَهمِر دموعهم أكثر من ماء تشربون.

اور اگر تکبر کرنے والا شیطان ایمان کے ساتھ ان سے وفا کرے تو وہ بھی اللہ کے حکم کے سامنے اپنی ناک خاک آلود کر لے گا۔ اور تقویٰ اختیار کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔ پس تو تعجب مت کر اے سننے والے۔ ان لوگوں کی شان اس سے بھی بلند ہے اور میں اسے کیسے بیان کروں جب کہ تم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس قدر خدا کے آگے گڑگڑاتے ہیں کہ ان کے آنسو اس پانی سے بھی زیادہ ہیں جو تم پیتے ہو۔

**ومن علاماتهم** أنّهم ينقحون أصل الصلاح من كُدْسِ الأعْمَال، ويتركون فَضْلَةَ العَرَمَةِ لأهل الضلال. يأخذون

اور ان کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ وہ اعمال کے ڈھیر سے خالص اصلاح کے اعمال کو الگ کر دیتے ہیں۔ اور بچا کھچا بھوسا گمراہوں کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ خالص چیزوں کو لے لیتے

CS CamScanner

قُحًّا ولا يبتغون شُحًّا، وعن الحق يُفْحِصُون. ويَنْعَصُون كل شيء حتى يظهر ما تحته ويَبِضَّ أمام أعينهم ما يطلبون. ولا يُنْكِرون أمراً ينكره الجهلاء بل يحققون. ولا يعيشون كالصَّعَافِقَة، بل يجمعون خير سُوق الآخرة، ولا يغفلون.

ہیں اور حرص کے پیچھے نہیں چلتے۔ اور حق کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ وہ ہر چیز کی چھان بین اس وقت تک کرتے رہتے ہیں جب تک وہ ظاہر نہ ہو جائے جو اس کی تہہ میں ہے۔ اور وہ چیز ان کی آنکھوں کے سامنے واضح نہ ہو جائے جس کی انہیں طلب ہے۔ وہ کسی امر کا انکار نہیں کرتے جس کا انکار جہلا کرتے ہیں بلکہ اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ اور وہ تنگ دست حقیروں کی طرح زندگی نہیں گذارتے۔ بلکہ وہ آخرت کے بازار کی عمدہ چیزیں جمع کرتے ہیں اور اس سے غافل نہیں ہوتے۔

وتسمع ضَجَرَ قلوبِهم كغَقِيق القِدْرِ، وبتلك العصاء يَمْتَأون إبليس، ويجتنبون كلَّ تَغْبٍ لِحِبِّ يُؤثرون. كسروا طواحن ثُعبانٍ أَغْوٰى آدم، ومَسَنُوه بسوطِ أكلم، فما كان له أن يَدْرَهَ عليهم، وفَرَّ من قوم يرجمون. وصالوا عليه كضِرْغَمٍ وأوذَمُوا علىٰ أنفسهم أنهم يُجِيحون أصله ويُنجون الناس من شره ويُخْلّصون. يَسْطِونه

تجھے ان کے دلوں کی بے قراری کی آواز ابلتی ہنڈیا کی طرح سنائی دے گی۔ اس (بے قراری کی) لاٹھی سے وہ شیطان ابلیس کو مارتے ہیں۔ وہ ہر فساد سے اجتناب کرتے ہیں، اُس خداوند سے محبت کی خاطر جسے وہ ترجیح دیتے ہیں۔ اور انہوں نے اُس سانپ کی کچلیاں توڑ ڈالیں جس نے آدم کو بہکایا تھا۔ اور اسے زخمی کر دینے والے کوڑے سے مارا۔ پس اب اس کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ ان پر حملہ کرتا۔ اور وہ اس سنگسار کرنے والی قوم (اولیاء اللہ) سے بھاگ گیا۔ انہوں نے اس (شیطان) پر حملہ کیا شیر کی

كما يُسْمَطُ الحَمْلُ لِيُرَى عُرْيَانًا وبالأسنة يَهِطُون. وخَنَعت أعناقهم لربّهم وله يسلمون.

هم قومٌ سُكِّرَت عين الخَلْقِ منهم، وأعجبوا الملآئكة بفعل يفعلون. وضعوا لُحُومهم في فاتورِ الحضرة. فأرم الله ما على المائدة، واُكِلُوا بأنامل المحبّة، وفنو لِحِبٍّ يَتَخَيَّرون.

طرح۔ انہوں نے اپنے آپ پر لازم کر لیا کہ وہ اس کی بیخ کنی کریں گے اور لوگوں کو اس کے شر سے نجات دلائیں گے۔ اور اس سے لوگوں کی خلاصی کرائیں گے۔ وہ اس کے بال ایسے اتارتے ہیں جیسے کہ بھیڑ کے بچے کے بال اتارے جاتے ہیں تا کہ وہ ننگا دکھائی دے۔ اور وہ اسے نیزوں سے زخمی کرتے ہیں۔ ان کی گردنیں اپنے رب کے حضور جھک جاتی ہیں اور وہ اس کی فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی آنکھ حیرت زدہ ہے۔ اور اپنے اعمال کی وجہ سے انہوں نے فرشتوں کو بھی تعجب میں ڈال دیا ہے۔ اور انہوں نے اپنے گوشت (جسم) اللہ کی تھال میں رکھ دیے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دستر خوان پر تھا اسے لے لیا۔ اور وہ محبت کے پوروں سے چنے گئے۔ اور وہ فنا ہو گئے اسی محبوب کے لیے جسے انہوں نے پسند کیا تھا۔

تمت